Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

جلد 62

شمارہ 15

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 500 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
45 پاؤنڈ یا 70 ڈالر
امریکن
70 کینیڈین ڈالر
یا 50 یورو

29 جمادی الاوّل 1434 ہجری قمری 11 شہادت 1392 ہش 11 ر اپریل 2013ء

ارشاد مہدی علیہ السلام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''دابۃ الارض کے دو معنے ہیں ایک تو وہ علما جن کو آسمان سے حصہ نہیں ملا۔ وہ زمین کے کیڑے ہیں۔ دوسرے دابۃ الارض سے مراد طاعون ہے (سبا آیت ۱۵) قرآن شریف سے بھی ثابت ہے کہ جب تک انسان میں روحانیت پیدا نہ ہو یہ زمین کا کیڑا ہے۔''

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۵۳۳ ایڈیشن ۲۰۰۳)

تو کہہ دے کہ کیا علم والے لوگ اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں؟ نصیحت تو صرف عقلمند لوگ حاصل کیا کرتے ہیں۔ (الزمر:۱۰)

ارشاد باری تعالیٰ

قُلۡ هَلۡ يَسۡتَوِى الَّذِيۡنَ يَعۡلَمُوۡنَ وَالَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ‌ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ۔ (الزمر:۱۰)

ترجمہ: تو کہہ دے کہ کیا علم والے لوگ اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں؟ نصیحت تو صرف عقلمند لوگ حاصل کیا کرتے ہیں۔

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الۡمَلِكُ الۡحَـقُّ‌ ۚ وَلَا تَعۡجَلۡ بِالۡقُرۡاٰنِ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ يُّقۡضٰٓى اِلَيۡكَ وَحۡيُهٗ‌ ۖ وَقُلْ رَّبِّ زِدۡنِىۡ عِلۡمًا ۝۱۱۴ (طٰہٰ:۱۱۵)

ترجمہ: پس اللہ جو بادشاہ ہے بڑی شان والا ہے اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے اور تو قرآن (کی وحی) اُترنے سے پہلے اس کے بارے میں جلدی سے کام نہ لے اور (مجملاً یہ) کہتا رہ کہ اے میرے ربّ! میرے علم کو بڑھا۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَنۡ اَبِیۡ هُرَيۡرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَفۡضَلُ الصَّدَقَةِ اَنۡ يَتَعَلَّمَ الۡمَرۡءُ الۡمُسۡلِمُ عِلۡمًا ثُمَّ يُعَلِّمَهٗ اَخَاهُ الۡمُسۡلِمَ۔

(ابن ماجہ باب ثواب معلم الناس الخیر)

حضرت ابو ہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا صدقہ یہ ہے کہ ایک مسلمان علم حاصل کرے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے۔

عَنۡ اَبِیۡ هُرَيۡرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ: كَلِمَةُ الۡحِكۡمَةِ ضَالَّةُ الۡمُؤۡمِنِ حَيۡثُ مَا وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا۔

(ابن ماجہ ابواب الزھد باب الحکمۃ)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حکمت اور دانائی کی بات مومن کا گمشدہ سرمایہ ہے جہاں کہیں وہ اس کو پاتا ہے وہ اس کو اپنانے اور قبول کرنے کیلئے تیار ہوتا ہے۔

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

وَمَا كَانَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ لِيَنۡفِرُوۡا كَآفَّةً‌ ؕ فَلَوۡلَا نَفَرَ مِنۡ كُلِّ فِرۡقَةٍ مِّنۡهُمۡ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوۡا فِى الدِّيۡنِ وَلِيُنۡذِرُوۡا قَوۡمَهُمۡ اِذَا رَجَعُوۡۤا اِلَيۡهِمۡ لَعَلَّهُمۡ يَحۡذَرُوۡنَ۝

(التوبہ:۱۲۲)

یعنی ایسے لوگ ہونے چاہئیں جو تفقّہ فی الدین کریں یعنی جو دین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے اس میں تفقہ کر سکیں۔ یہ نہیں کہ طوطے کی طرح یاد ہو اور اس میں غور و فکر کی مطلق عادت اور مذاق ہی نہ ہو۔ اس سے وہ غرض حاصل نہیں ہو سکتی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے تھے...... لیکن چونکہ سب کے سب ایسے نہیں ہو سکتے اس لئے یہ نہیں فرمایا کہ سب کے سب ایسے ہو جائیں بلکہ یہ فرمایا کہ ہر جماعت اور گروہ میں سے ایک ایک آدمی ہو اور گویا ایک جماعت ایسے لوگوں کی ہونی چاہیئے جو تبلیغ اور اشاعت کا کام کر سکیں۔ اس لیے بھی کہ ہر شخص ایسی طبیعت اور مذاق کا نہیں ہوتا۔

(الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۴)

حقیقی علم:

علم سے مراد منطق یا فلسفہ نہیں ہے بلکہ حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عطا کرتا ہے۔ یہ علم اللہ تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ ہوتا ہے اور خشیت الٰہی پیدا ہوتی ہے جیسا کہ قرآن شریف میں ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّمَا يَخۡشَى اللّٰهَ مِنۡ عِبَادِهِ الۡعُلَمٰٓؤُا (سورۃ فاطر:۲۹)

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۷)

122 واں جلسہ سالانہ قادیان بتاریخ 27-28 اور 29 دسمبر 2013ء

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 122 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 27-28 اور 29 دسمبر 2013ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے خود بھی اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور دیگر احباب جماعت اور زیر تبلیغ دوستوں کو بھی اس جلسہ میں شامل کرنے کی پرزور تحریک کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اداریہ

احمدیہ مسلم بُک اسٹال کولکاتہ کتاب میلہ اور نام نہاد علماء کی ریشہ دوانیاں

آخری قسط:

معزز قارئین ! گزشتہ اقساط میں ہم احمدیہ مسلم جماعت پر علامہ اقبال کے حوالہ سے کئے گئے نام نہاد علماء کے اعتراضات پر تفصیلی گفتگو کر چکے ہیں آیئے اب ان نام نہاد تحفظ ختم نبوت کے محافظوں کے پسماندہ اعتراضات کا جائزہ لیں۔

کولکاتہ بک فیئر میں جماعت کا اسٹال بند کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ بقول علماء ’’قادیانیت کا تعلق اسلام سے قطعاً نہیں ہے، قادیانیت سے اختلاف کوئی مسلکی اور فروعی نہیں ہے بلکہ ایمان وعقیدہ کا معاملہ ہے چنانچہ عالم اسلام کے تمام مسالک کا متفقہ فیصلہ ہے کہ قادیانی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آخری نبی ہونے کا انکار کرتے ہیں اور عیسیٰؑ کے آسمان پر زندہ ہونے کو بھی تسلیم نہیں کرتے اس لئے اس فرقہ کا تعلق مسلمانوں سے نہیں ہے اور یہ فرقہ اسلام سے خارج ہے۔‘‘

(آزاد ہند ۶ فروری ۲۰۱۳ صفحہ ۳ سرخی جماعت احمدیہ قادیانیت کا تعلق اسلام سے قطعاً نہیں ہے بیان مفتی ابوالقاسم نعمانی)

اس اعتراض پر ہم سوائے **لعنت اللہ علی الکاذبین** کے اور کیا کہیں؟ کوئی ہمیں بتائے ان پندرھویں صدی کے علماء کا کام سوائے کفر کے فتاویٰ کے اور کیا ہے۔ اسلام کی کون سی خدمت انہوں نے سرانجام دی ہے؟ مسلمانوں کے ہر فرقہ نے دوسرے فرقہ کے خلاف کفر کا فتوی دیا ہے ان فتاوی کفر کو دیکھ کر تو آج روئے زمین پر کوئی بھی فرقہ مسلمان نہیں رہا اگر جماعت احمدیہ کو غیر مسلم اور کافر قرار دیا جاتا ہے تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں اور نہ ہی ہم ایسے کفر کے فتوی کو ذرہ بھر وقعت دیتے ہیں کیوں کہ ہمارے لئے تو سیدنا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہی فتویٰ مسلمان ہونے کے لئے کافی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذَالِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِیْ ذِمَّتِهٖ (بخاری جلد اوّل باب فضل استقبال القبلۃ)

ترجمہ ’’جس شخص نے وہ نماز ادا کی جو ہم ادا کرتے ہیں اس قبلہ کی طرف رخ کیا جس کی طرف ہم رخ کرتے ہیں اور ہمارا ذبیحہ کھایا وہ مسلمان ہے جس کے لئے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ ہے پس تم اللہ کے دئے گئے ذمہ میں اس کے ساتھ دغا بازی نہ کرو‘‘

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسلام کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔

(مسلم جلد اوّل باب بیان ارکان الاسلام)

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ (۱) کلمہ شہادت۔ اس امر کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ (۲) نماز ادا کرنا۔ (۳) زکوٰۃ ادا کرنا۔ (۴) بیت اللہ کا حج کرنا۔ (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔

احمدیہ مسلم جماعت ان تمام احکامات پر دل وجان سے عمل پیرا ہے۔ ان ارشادات عالیہ کی موجودگی میں احمدیہ مسلم جماعت کو کسی نام نہاد تحفظ ختم نبوت سے اپنے مسلمان ہونے کے سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ **ایک بہت بڑا الزام بلکہ بہتان ان علماء نے یہ لگایا ہے کہ**

’’قادیانی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آخری نبی ہونے کا انکار کرتے ہیں اور عیسیٰؑ کے آسمان پر زندہ ہونے کو بھی تسلیم نہیں کرتے‘‘

ہماری جانب سے راشٹریہ سہارا ۷ فروری ۲۰۱۳ کے صفحہ ۲ میں واضح اعلان شائع ہو چکا تھا کہ

’’احمدیہ مسلم جماعت ارکان اسلام وارکان ایمان پر دل وجان سے ایمان لاتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کرتی ہے اور اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ قرآن مجید کی کسی آیت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چوتھے آسمان پر بجسم عنصری موجود ہونے کا ثبوت نہیں ملتا‘‘

باوجود اس اعلان کے ہمیں خاتم النبیین کا منکر قرار دینا سراسر افتراء عظیم ہے جس کو دہراتے ہوئے علماء کو ذرہ بھر شرم محسوس نہیں ہوتی جب کہ بانئ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’میں جناب خاتم الانبیاء کی نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔‘‘ (تقریر واجب الاعلان 23 اکتوبر 1891ء)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں: **’’عقیدہ کی رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔‘‘** (کشتی نوح صفحہ 15 سن اشاعت 1902ء)

ارشاد

حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فیس بُک Facebook

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ جرمنی میں ۲۷ جون ۲۰۱۱ء کو اسٹونیا لیتھوانیا اور ہنگری کے وفد سے ملاقات کے دوران ہنگری سے آنے والے ایک میڈیکل کے طالب علم Pauki Demetter نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے Facebook کے بارے میں دریافت کیا:۔

حضور نے فرمایا:۔ فیس بُک کا استعمال غلط ہو رہا ہے۔ یہ انسان کی ذاتی زندگی میں فساد پیدا کر سکتا ہے بعض لوگوں نے میرے نام پر بنا دیا تھا۔ اس کو میں نے غلط کہا تھا۔ اس کو حرام قرار نہیں دیا اور Ban نہیں کیا۔ جماعت نے اپنی Facebook ’’الاسلام‘‘ پر بنائی ہوئی ہے جو دینی ضرورت پوری کر رہی ہے۔ دین کی اشاعت کر رہی ہے۔

حضور نے فرمایا باقی جہاں تک اس کے عمومی استعمال کا تعلق ہے تو اس کی وجہ سے لوگوں کے تعلقات و گھر برباد ہو رہے ہیں۔ اور لوگوں کے ننگ ظاہر ہو رہے ہیں۔ ایک دوسرے کی برائیاں ہر ایک نوٹ کرتا رہے اور عیاشی حاصل ہو۔ نیک مقصد حاصل نہ ہو۔ حضور انور نے فرمایا۔ اس فیس بک نے صرف انفرادی طور پر ہی لوگوں کا امن برباد نہیں کیا بلکہ اس نے حکومتوں کو بھی ہلا کر رکھ دیا ہے۔

(الفضل ۲۷ جولائی ۲۰۱۱ صفحہ نمبر ۴۔ بشکریہ المنار برطانیہ۔ اپریل ۲۰۱۲)

’’مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ ہم جس قوت، یقین، معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے ہیں اور یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی دوسرے لوگ نہیں مانتے اور ان کا ایسا ظرف ہی نہیں ہے۔ وہ اس حقیقت اور راز کو جو خاتم الانبیا کی ختم نبوت میں ہے سمجھتے ہی نہیں ہیں۔ انہوں نے صرف باپ دادا سے ایک لفظ سنا ہوا ہے مگر اس کی حقیقت سے بے خبر ہیں اور نہیں جانتے کہ ختم نبوت کیا ہوتا ہے اور اُس پر ایمان لانے کا مفہوم کیا ہے؟۔‘‘ (ملفوظات جلد اول صفحہ: 328) نیز آپ نے فرمایا کہ

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں　　دل سے ہیں خدام ختم المرسلیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے　　جان ودل اس راہ پر قربان ہے

ایک بے بنیاد بہتان ان علماء نے یہ لگایا ہے کہ جماعت احمدیہ قرآن مجید کو نہیں مانتی ہے جو رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قلبِ مطہر پر نازل ہوا بلکہ اس کے بالمقابل حضرت مرزا صاحب کے الہامات پر مشتمل کتاب ’تذکرہ‘ کو قرآن مجید کا درجہ دیتی ہے اس پر ہمارا مکرر یہی کہنا ہے کہ **لعنت اللہ علی الکاذبین**۔

لہٰذا عامۃ المسلمین کی تسلی کے لئے بانئ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا ایک اقتباس درج کرنا مناسب سمجھتے ہیں تا کہ عوام الناس یہ فیصلہ کر سکیں کہ ان علماء نے سیدھے سادھے مسلمانوں کو راہ ہدایت سے دور رکھنے کے لئے کس قدر تلبیس اور دھوکہ دہی سے کام لیا ہے۔ حضرت مرزا صاحبؑ فرماتے ہیں کہ

’’ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں۔ جس کے ساتھ ہم بفضل وتوفیق باری تعالی اس عالم گذران سے کوچ کریں گے۔ یہ ہیکہ حضرت سیدنا ومولانا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاتم النبیین وخیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمالِ دین ہو چکا ہے اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالی تک پہنچ سکتا ہے۔ اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتمِ کتبِ سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اسکی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے‘‘

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۳۷)

اس جگہ ہم مسلمان عوام اور ان کے علماء کو باادب اس تاریخی حقیقت کی طرف توجہ مبذول کرواتے ہیں کہ منکرین حدیث کے سوائے ہمارے مخالف فرقوں کے علماء خواہ وہ کسی بھی فرقہ یا مسلک سے تعلق رکھتے ہوں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ختم نبوت کے قائل اور حدیث لا نبی بعدی کو ماننے کے باوجود آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ نبی اللہ کی آمد کے قائل ہیں تو پھر بتایئے تو سہی کہ آخری نبی کون ہوا؟ کیا یہ عامۃ المسلمین کو صریح دھوکہ دینے والی بات نہیں؟ یقینا ہے!

آپ ہی اپنی اداؤں پے ذرہ غور کریں ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کے حوالے سے خاتم الانبیاء حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارفع مقام، آپ کی بلند شان اور حضور علیہ السلام کی اپنے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کا دلنشیں تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ یکم فروری 2013ء بمطابق یکم تبلیغ 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل مورخہ 15 فروری 2013 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ○ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○۔

گزشتہ سے پچھلے جمعہ بارہ ربیع الاول تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے حوالے سے مَیں نے بتایا تھا کہ پاکستان میں میلاد النبیؐ کے جلسے اور جلوس منعقد ہو رہے ہیں۔ جن میں خاص طور پر پاکستان میں سابقہ تجربہ کی بنا پر میں نے کہا تھا کہ یہ قوی امکان ہے کہ سیرت اور عشقِ رسول کا کم ذکر ہو اور خاص طور پر ربوہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت کے خلاف مغلّظات اور دریدہ دہنی کا زیادہ اظہار ہو گا۔ چنانچہ جو رپورٹس آئیں، وہی کچھ ہوا۔ جلسے کئے گئے، ربوہ کی گلیوں میں جلوس نکالے گئے اور مغلّظات بکی گئیں۔ اُن کو سب کچھ کہنے کی آزادی ہے۔ احمدیوں کو اللہ اور رسول کا نام لینے کی بھی آزادی نہیں۔ بہر حال یہ علماءِ سُوء کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ قوم پر بھی رحم فرمائے کہ ان نام نہاد علماء کے چنگل سے آزاد ہوں۔ یہ گالیاں بکنا تو ان نام نہاد علماء کا کام ہے، یہ بکتے رہیں گے۔ اور یہ بات کہ یہ گالیاں بکیں یا روکیں ڈالیں، جماعت کی ترقی میں یہ روکیں کوئی کردار ادا نہیں کر سکتیں بلکہ ہر مخالفت جماعت کی ترقی کے قدم پہلے سے آگے بڑھاتی ہے۔

اس وقت مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چند تحریرات آپ کے سامنے رکھوں گا جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان، مقام اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنے آقا و مطاع سے عشق و محبت اور غیرت کا اظہار ہوتا ہے اور اس کے نمونے ملتے ہیں۔ ایک طرف یہ مخالفین ہیں جو دریدہ دہنی کر رہے ہیں۔ دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں جو کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان فرماتے ہیں۔ تمام انبیاء پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’اصل حقیقت یہ ہے کہ سب نبیوں سے افضل وہ نبی ہے کہ جو دنیا کا مربّیٔ اعظم ہے۔ یعنی وہ شخص کہ جس کے ہاتھ سے فسادِ اعظم دنیا کا اصلاح پذیر ہوا۔ جس نے توحید گم گشتہ اور ناپدید شدہ کو پھر زمین پر قائم کیا۔ جس نے تمام مذاہب باطلہ کو حجت اور دلیل سے مغلوب کر کے ہر یک گمراہ کے شبہات مٹائے جس نے ہر یک ملحد کے وسواس دور کئے اور سچا سامان نجات کا .... اصول حقہ کی تعلیم سے از سر نو عطا فرمایا۔ پس اس دلیل سے کہ اس کا فائدہ اور افاضہ سب سے زیادہ ہے اس کا درجہ اور رتبہ بھی سب سے زیادہ ہے۔ اب تواریخ بتلاتی ہے۔ کتاب آسمانی شاہد ہے اور جن کی آنکھیں ہیں وہ آپ بھی دیکھتے ہیں کہ وہ نبی جو بموجب اس قاعدہ کے سب نبیوں سے افضل ٹھہرتا ہے وہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں‘‘۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 97 حاشیہ)

براہینِ احمدیہ کا یہ حوالہ ہے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ کریمہ کی عظمت بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’حضرت موسیٰ بردباری اور حلم میں بنی اسرائیل کے تمام نبیوں سے سبقت لے گئے تھے۔ اور بنی اسرائیل میں نہ مسیح اور نہ کوئی دوسرا نبی ایسا نہیں ہوا جو حضرت موسیٰ کے مرتبۂ عالیہ تک پہنچ سکے۔ توریت سے ثابت ہے جو حضرت موسیٰ رفق اور حلم اور اخلاق فاضلہ میں سب اسرائیلی نبیوں سے بہتر اور فائق تر تھے۔ جیسا کہ گنتی باب دواز دہم آیت سوم توریت میں لکھا ہے کہ موسیٰ سارے لوگوں سے جو رُوئے زمین پر تھے زیادہ بردبار تھا۔ سو خدا نے توریت میں موسیٰؑ کی بردباری کی ایسی تعریف کی جو بنی اسرائیل کے تمام نبیوں میں سے کسی کی تعریف میں یہ کلمات بیان نہیں فرمائے۔ ہاں جو اخلاق فاضلہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن شریف میں ذکر ہے وہ حضرت موسیٰ سے ہزارہا درجہ بڑھ کر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تمام ان اخلاق فاضلہ کا جامع ہے جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے۔ اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا ہے۔ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (القلم:5)۔ تو خلق عظیم پر ہے۔ اور عظیم کے لفظ کے ساتھ جس چیز کی تعریف کی جائے وہ عرب کے محاورہ میں اس چیز کے انتہائے کمال کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ مثلاً اگر یہ کہا جائے کہ یہ درخت عظیم ہے تو اس سے یہ مطلب ہو گا کہ جہاں تک درختوں کے لئے طول و عرض اور تناوری ممکن ہے وہ سب اس درخت میں حاصل ہے۔ ایسا ہی اس آیت کا مفہوم ہے کہ جہاں تک اخلاقِ فاضلہ و شمائلہ حسنہ نفسِ انسانی کو حاصل ہو سکتے ہیں وہ تمام اخلاقِ کاملہ تامّہ نفسِ محمدی میں موجود ہیں۔ سو یہ تعریف ایسی اعلیٰ درجہ کی ہے جس سے بڑھ کر ممکن نہیں۔ اور اسی کی طرف اشارہ ہے جو دوسری جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا۔ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا (النساء:114)۔ یعنی تیرے پر خدا کا سب سے زیادہ فضل ہے اور کوئی نبی تیرے مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ یہی تعریف بطور پیشگوئی زبور باب 45 میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں موجود ہے جیسا کہ فرمایا کہ خدا نے جو تیرا خدا ہے خوشی کے روغن سے تیرے مصاحبوں سے زیادہ تجھے معطر کیا‘‘۔

(براہین احمدیہ۔ ہر چہار حصص۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 605-606 حاشیہ در حاشیہ)

یہ بھی براہینِ احمدیہ کا حوالہ ہے۔

پھر جو اعلیٰ درجہ کا نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا، اُس کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو۔ وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا۔ یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اس کے تمام ہم رنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں۔...... اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سیّد، ہمارے مولیٰ، ہمارے ہادی، نبی اُمّی صادق مصدوق محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی۔ جیسا کہ خود خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ لَا شَرِیْکَ لَہٗ۔ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ (الانعام: 163-164) وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ۔ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِہٖ (الانعام: 154)۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ۔ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (آل عمران: 32)۔ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْھِیَ لِلّٰہِ (آل عمران: 21)۔ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (المومن: 67)

یعنی ان کو کہہ دے کہ میری نماز اور میری پرستش میں جدوجہد اور میری قربانیاں اور میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا سب خدا کے لئے اور اس کی راہ میں ہے۔ وہی خدا جو تمام عالموں کا ربّ ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ اور مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے۔ اور مَیں اوّل المسلمین ہوں۔ یعنی دنیا کی ابتدا سے اس کے اخیر تک میرے جیسا اور کوئی کامل انسان نہیں جو ایسا اعلیٰ درجہ کا فنافی اللہ ہو۔ جو خدا تعالیٰ کی ساری امانتیں اس کو واپس دینے والا ہو''۔ ''خدا تعالیٰ کی ساری امانتیں اُس کو واپس دینے والا''، اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے سپرد جتنے بھی کام کئے ہیں، جو ذمہ داریاں ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد جو فرائض و حقوق تھے، اُن کی ادائیگی کی جو انتہا ہوسکتی تھی وہ آپؐ نے فرمائی۔

فرمایا: ''اس آیت میں اُن نادان موحّدوں کا ردّ ہے جو یہ اعتقاد رکھتے ہیں جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسرے انبیاء پر فضیلت کلّی ثابت نہیں اور ضعیف حدیثوں کو پیش کر کے کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ مجھ کو یونس بن متّی سے بھی زیادہ فضیلت دی جائے۔ یہ نادان نہیں سمجھتے کہ اگر وہ حدیث صحیح بھی ہو'' (اول تو حدیث کا پتہ نہیں صحیح ہے کہ نہیں۔ لیکن اگر مان لیا جائے کہ صحیح بھی ہو) ''تب بھی وہ بطور انکسار اور تذلّل ہے جو ہمیشہ ہمارے سیّد صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی۔ ہر ایک بات کا ایک موقع اور محل ہوتا ہے۔ اگر کوئی صالح اپنے خط میں احقر عباد اللہ لکھے تو اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ یہ شخص درحقیقت تمام دنیا یہاں تک کہ بت پرستوں اور تمام فاسقوں سے بدتر ہے اور خود اقرار کرتا ہے کہ وہ احقر عباد اللہ ہے کس قدر نادانی اور شرارت نفس ہے۔ غور سے دیکھنا چاہئے کہ جس حالت میں اللہ جلّ شانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اوّل المسلمین رکھتا ہے اور تمام مطیعوں اور فرمانبرداروں کا سردار ٹھہراتا ہے اور سب سے پہلے امانت کو واپس دینے والا آنحضرت صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قرار دیتا ہے تو پھر کیا بعد اس کے کسی قرآن کریم کے ماننے والے کو گنجائش ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اعلیٰ میں کسی طرح کا جرح کر سکے۔ خدا تعالیٰ نے آیت موصوفہ بالا میں اسلام کے لئے کئی مراتب رکھ کر سب مدارج سے اعلیٰ درجہ وہی ٹھہرایا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت کو عنایت فرمایا۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ مَا اَعْظَمَ شَانَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔'' فرماتے ہیں، فارسی شعر ہے کہ ؎

''موسیٰ و عیسیٰ ہمہ خیلِ تُو اَند   جملہ درین راہ طفیلِ تُو اَند''

(یعنی موسیٰ اور عیسیٰ سب تیرے ہی گروہ میں سے ہیں اور سب اس راہ میں تیرے ہی طفیل سے ہیں۔)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''پھر بقیہ ترجمہ یہ ہے کہ اللہ جلّشانہٗ اپنے رسول کو فرماتا ہے کہ ان کو کہہ دے کہ میری راہ جو ہے وہی راہ سیدھی ہے سو تم اس کی پیروی کرو اور اَور راہوں پر مت چلو کہ وہ تمہیں خدا تعالیٰ سے دور ڈال دیں گی۔ ان کو کہہ دے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو آؤ۔ میرے پیچھے چلنا اختیار کرو۔ یعنی میرے طریق پر جو اسلام کی اعلیٰ حقیقت ہے قدم مارو۔ تب خدا تعالیٰ تم سے بھی پیار کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ ان کو کہہ دے کہ میری راہ یہ ہے کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ اپنا تمام وجود خدا تعالیٰ کو سونپ دوں اور اپنے تئیں ربّ العالمین کے لئے خالص کرلوں۔ یعنی اس میں فنا ہو کر جیسا کہ وہ ربّ العالمین ہے مَیں خادم العالمین بنوں اور ہمہ تن اُسی کا اور اُسی کی راہ کا ہو جاؤں۔ سو مَیں نے اپنا تمام وجود اور جو کچھ میرا تھا خدا تعالیٰ کا کر دیا ہے۔ اب کچھ بھی میرا نہیں جو کچھ میرا ہے وہ سب اس کا ہے''۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 160-165)

یہ حوالہ جو مَیں نے پڑھا ہے یہ آئینہ کمالاتِ اسلام کا ہے۔

پس یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ہے اور یہ اُسوہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا۔ اب دیکھیں ہمارے مخالفین کا یہ اُسوہ ہے کہ وہ تو رحمت لے کر آئے تھے اور یہ لوگ کلمہ گوؤں کو بھی اذیتیں پہنچانے والے ہیں۔

پھر آپؐ کے فیض اور نبوت کی وسعت بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''موسیٰ اور عیسیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا ایک ہی ہے۔ تین خدا نہیں ہیں۔ مگر مختلف تجلّیات کی رُو سے اُسی ایک خدا میں تین شانیں ظاہر ہوگئیں۔ چونکہ موسیٰ کی ہمّت صرف بنی اسرائیل اور فرعون تک ہی محدود تھی اِس لئے موسیٰ پر تجلّی قدرتِ الٰہی اُسی حد تک محدود رہی۔ اور اگر موسیٰ کی نظر اُس زمانہ اور آئندہ زمانوں کے تمام بنی آدم پر ہوتی تو توریت کی تعلیم بھی ایسی محدود اور ناقص نہ ہوتی جواَب ہے۔

ایسا ہی حضرت عیسیٰ کی ہمّت صرف یہود کے چند فرقوں تک محدود تھی جو اُن کی نظر کے سامنے تھے اور دُوسری قوموں اور آئندہ زمانہ کے ساتھ اُن کی ہمدردی کا کچھ تعلق نہ تھا۔ اس لئے قدرت الٰہی کی تجلّی بھی اُن کے مذہب میں اُسی حد تک محدود رہی جس قدر اُن کی ہمّت تھی۔ اور آئندہ الہام اور وحی الٰہی پر مُہر لگ گئی۔ اور چونکہ انجیل کی تعلیم بھی صرف یہود کی عملی اور اخلاقی خرابیوں کی اصلاح کے لئے تھی، تمام دُنیا کے مفاسد پر نظر نہ تھی اس لئے انجیل بھی عام اصلاح سے قاصر ہے۔ بلکہ وہ صرف ان یہودیوں کی موجودہ بداخلاقی کی اصلاح کرتی ہے جو نظر کے سامنے تھے۔ اور جو دُوسرے ممالک کے رہنے والے یا آئندہ زمانہ کے لوگ ہیں اُن کے حالات سے انجیل کو کچھ سروکار نہیں۔ اور اگر انجیل کو تمام فرقوں اور مختلف طبائع کی اصلاح مدّنظر ہوتی تو اس کی یہ تعلیم نہ ہوتی جواَب موجود ہے۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ ایک طرف تو انجیل کی تعلیم ہی ناقص تھی اور دُوسری طرف خود ایجاد غلطیوں نے بڑا نقصان پہنچایا جو ایک عاجز انسان کو خواہ نخواہ خدا بنایا گیا اور کفّارہ کا مَن گھڑت مسئلہ پیش کر کے عملی اصلاحوں کی کوششوں کا یکلخت دروازہ بند کر دیا گیا۔

اب عیسائی قوم دوگونہ بدقسمتی میں مبتلا ہے۔ ایک تو اُن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ وحی اور الہام مدد نہیں مل سکتی کیونکہ الہام پر جو مُہر لگ گئی۔ اور دُوسری یہ کہ وہ عملی طور پر آگے قدم نہیں بڑھا سکتی کیونکہ کفّارہ نے مجاہدات اور سعی اور کوشش سے روک دیا۔ مگر جس کامل انسان پر قرآن شریف نازل ہوا اُس کی نظر محدود نہ تھی اور اس کی عام غم خواری اور ہمدردی میں کچھ قصور نہ تھا۔ بلکہ کیا باعتبار زمان اور کیا باعتبار مکان'' (زمانے کے لحاظ سے بھی، جگہ کے لحاظ سے بھی) ''اس کے نفس کے اندر کامل ہمدردی موجود تھی۔ اس لئے قدرت کی تجلّیات کا پُورا اور کامل حصّہ اُس کو ملا اور وُہ خاتم الانبیاء بنے۔ مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اُس سے کوئی رُوحانی فیض نہیں ملے گا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحبِ خاتَم ہے بجُز اُس کی مُہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اس کی اُمّت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا۔ اور بجز اُس کے کوئی نبی صاحبِ خاتَم نہیں۔ ایک وہی ہے جس کی مُہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے اُمّتی ہونا لازمی ہے۔ اور اُس کی ہمّت اور ہمدردی نے اُمّت کو ناقص حالت پر چھوڑنا نہیں چاہا۔ اور اُن پر وحی کا دروازہ جو حصول معرفت کی اصل جڑھ ہے بند رہنا گوارا نہیں کیا۔ ہاں اپنی ختمِ رسالت کا نشان قائم رکھنے کے لئے یہ چاہا کہ فیضِ وحی آپؐ کی پیروی کے وسیلہ سے ملے اور جو شخص اُمّتی نہ ہو اُس پر وحی الٰہی کا دروازہ بند ہو۔ سو خدا نے اِن معنوں سے آپ کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا۔ لہٰذا قیامت تک یہ بات قائم ہوئی کہ جو شخص سچی پیروی سے اپنا اُمّتی ہونا ثابت نہ کرے اور آپ کی متابعت میں اپنا تمام وجود محو نہ کرے ایسا انسان قیامت تک نہ کوئی کامل وحی پا سکتا ہے اور نہ کامل مُلہَم ہوسکتا ہے کیونکہ مستقل نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی۔ مگر ظلّی نبوّت جس کے معنی ہیں کہ محض فیضِ محمدی سے وحی پانا وہ قیامت تک باقی رہے گی تا انسانوں کی تکمیل کا دروازہ بند نہ ہو اور تا یہ نشان دُنیا سے مٹ نہ جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمّت نے قیامت تک یہی چاہا ہے کہ مکالمات اور مخاطباتِ الٰہیہ کے دروازے کُھلے رہیں اور معرفتِ الٰہیہ جو مدارِ نجات ہے مفقود نہ ہو جائے۔ کسی حدیث صحیح سے اِس بات کا پتہ نہیں ملے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے جو اُمّتی نہیں یعنی آپؐ کی پیروی سے فیض یاب نہیں''۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 28 تا 30)

یہ حوالہ حقیقۃ الوحی کا ہے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں اور تربیت کی وجہ سے صحابہ کرام کے مقام کی ترقیات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے دلوں میں وہ جوشِ عشقِ الٰہی پیدا ہوا اور توجہ قدسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ تاثیر اُن کے دلوں میں ظاہر ہوئی کہ انہوں نے خدا کی راہ میں بھیڑوں اور بکریوں کی طرح سر کٹائے۔ کیا کوئی پہلی اُمّت میں ہمیں دکھا سکتا ہے یا نشان دے سکتا ہے کہ انہوں نے بھی

صدق اور صفا دکھلایا‘‘۔

پھر آپ نے حضرت موسیٰ کی بھی مثال دی کہ اُن کی قوم میں بھی نظر نہیں آتا۔ پھر فرمایا:

’’حضرت مسیح کے صحابہ کا حال سنو...... جس قدر حواری تھے، وہ مصیبت کا وقت دیکھ کر بھاگ گئے اور ایک نے بھی استقامت نہ دکھلائی اور ثابت قدم نہ رہے اور بزدلی اُن پر غالب آ گئی۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے تلواروں کے سایہ کے نیچے وہ استقامتیں دکھلائیں اور اس طرح مرنے پر راضی ہوئے جن کی سوانح پڑھنے سے رونا آتا ہے۔ پس وہ کیا چیز تھی جس نے ایسی عاشقانہ روح اُن میں پھونک دی اور وہ کونسا ہاتھ تھا جس نے اُن میں اس قدر تبدیلی کر دی۔ یا تو جاہلیت کے زمانہ میں وہ حالت اُن کی تھی کہ وہ دنیا کے کیڑے تھے اور کوئی معصیت اور ظلم کی قسم نہیں تھی جو اُن سے ظہور میں نہیں آئی تھی اور یا اس نبی کی پیروی کے بعد ایسے خدا کی طرف کھینچے گئے کہ گویا خدا اُن کے اندر سکونت پذیر ہو گیا۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ وہی توجہ اُس پاک نبی کی تھی جو اُن لوگوں کو سفلی زندگی سے ایک پاک زندگی کی طرف کھینچ کر لے آئی۔ اور جو لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوئے اُس کا سبب تلوار نہیں تھی بلکہ وہ اُس تیرہ سال کی آہ وزاری اور دعا اور تضرّع کا اثر تھا جو مکّہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتے رہے۔ اور مکّہ کی زمین بول اُٹھی کہ مَیں اس مبارک قدم کے نیچے ہوں جس کے دل نے اس قدر توحید کا شور ڈالا جو آسمان اُس کی آہ وزاری سے بھر گیا۔ خدا بے نیاز ہے۔ اُس کو کسی ہدایت یا ضلالت کی پرواہ نہیں‘‘۔ (کوئی ہدایت پاتا ہے یا گمراہ ہوتا ہے اُس کو پرواہ نہیں)۔ ’’پس یہ نورِ ہدایت جو خارق عادت طور پر عرب کے جزیرہ میں ظہور میں آیا اور پھر دنیا میں پھیل گیا، یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دلی سوزش کی تاثیر تھی‘‘۔ (یہ آپ کی دعائیں تھیں جو سینے سے اُبل رہی تھیں کہ دنیا ہدایت پا جائے۔) فرمایا ’’ہر ایک قوم توحید سے دور اور مہجور ہو گئی مگر اسلام میں چشمۂ توحید جاری رہا۔ یہ تمام برکتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ (الشعراء:4)۔ یعنی کیا تو اس غم میں اپنے تئیں ہلاک کر دے گا جو یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔ پس پہلے نبیوں کی اُمّت میں جو اس درجہ کی صلاح وتقویٰ پیدا نہ ہوئی اُس کی یہی وجہ تھی کہ اس درجہ کی توجہ اور دلسوزی اُمّت کے لئے اُن نبیوں میں نہیں تھی۔ افسوس کہ حال نے نادان مسلمانوں نے اپنے اس نبی مکرّم کا کچھ قدر نہیں کیا اور ہر ایک بات میں ٹھوکر کھائی۔ وہ ختمِ نبوت کے ایسے معنی کرتے ہیں جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو نکلتی ہے، نہ تعریف۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نفسِ پاک میں افاضہ اور تکمیلِ نفوس کے لئے کوئی قوت نہ تھی۔ اور وہ صرف خشک شریعت کو سکھلانے آئے تھے‘‘۔ (یعنی کہ مسلمان یہ سمجھتے ہیں، یعنی اپنے عمل سے یہ ظاہر کرتے ہیں) ’’حالانکہ اللہ تعالیٰ اس اُمّت کو یہ دعا سکھلاتا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (الفاتحۃ:6)۔ پس اگر یہ اُمّت پہلے نبیوں کی وارث نہیں اور اس انعام میں سے ان کو کچھ حصہ نہیں تو یہ دعا کیوں سکھلائی گئی؟‘‘۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 101 تا 104۔ حاشیہ)

یہ حوالہ بھی حقیقۃ الوحی کا ہے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اقتداری معجزات کا ذکر فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’اس درجۂ لقا میں بعض اوقات انسان سے ایسے امور صادر ہوتے ہیں کہ جو بشریت کی طاقتوں سے بڑھے ہوئے ہوتے ہیں‘‘۔ (اور ایسا مقام پہنچ جاتا ہے جو ایسے معجزات بھی ظہور پذیر ہوتے ہیں کہ بظاہر ممکن نہیں بلکہ بشری طاقتوں سے بہت بڑھے ہوئے ہوتے ہیں اور انسانی طاقتوں سے باہر ہوتے ہیں) فرمایا کہ ’’جو بشریت کی طاقتوں سے بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور الٰہی طاقت کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں جیسے ہمارے سیّد ومولیٰ سیّد الرسل حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں ایک سنگریزوں کی مٹھی کفّار پر چلائی۔ اور وہ مٹھی کسی دعا کے ذریعہ سے نہیں بلکہ خود اپنی روحانی طاقت سے چلائی۔ مگر اس مٹھی نے خدائی طاقت دکھلائی اور مخالف کی فوج پر ایسا خارق عادت اس کا اثر پڑا کہ کوئی ان میں سے ایسا نہ رہا کہ جس کی آنکھ پر اس کا اثر نہ پہنچا ہو‘‘۔ (بیشک قانونِ قدرت کے تحت اُس مٹھی کے پیچھے ایک آندھی آئی لیکن وہ مٹھی ہی تھی جس نے وہ آندھی کا سبب پیدا کر دیا) فرمایا ’’اور وہ سب اندھوں کی طرح ہو گئے اور ایسی سراسیمگی اور پریشانی ان میں پیدا ہو گئی کہ مدہوشوں کی طرح بھاگنا شروع کیا۔ اسی معجزہ کی طرف اللہ جلّ شانہٗ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے کہ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (الانفال:18) یعنی جب تُو نے اس مٹھی کو پھینکا وہ تُو نے نہیں پھینکا بلکہ خدا تعالیٰ نے پھینکا۔ (کیونکہ اُس مٹھی کے پیچھے خدا تعالیٰ کی طاقت کارفرما تھی) ’’یعنی در پردہ الٰہی طاقت کام کر گئی۔ انسانی طاقت کا یہ کام نہ تھا‘‘۔

پھر فرمایا: ’’اور ایسا ہی دوسرا معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو شق القمر ہے‘‘ (یعنی چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا جو واقعہ آتا ہے) ’’اسی الٰہی طاقت سے ظہور میں آیا تھا کہ کوئی دعا اس کے ساتھ شامل نہ تھی کیونکہ وہ صرف انگلی کے اشارہ سے جو الٰہی طاقت سے بھری ہوئی تھی وقوع میں آ گیا تھا۔ اور اس قسم کے اَور بھی بہت سے معجزات ہیں جو صرف ذاتی اقتدار کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھلائے جن کے ساتھ کوئی دعا نہ تھی۔ کئی دفعہ تھوڑے سے پانی کو جو صرف ایک پیالہ میں تھا اپنی انگلیوں کو اس پانی کے اندر داخل کرنے سے اس قدر زیادہ کر دیا کہ تمام لشکر اور اونٹوں اور گھوڑوں نے وہ پانی پیا اور پھر بھی وہ پانی ویسا ہی اپنی مقدار پر موجود تھا‘‘۔ (یہ معجزات دکھائے) ’’اور کئی دفعہ دو چار روٹیوں پر ہاتھ رکھنے سے ہزار ہا بھوکوں پیاسوں کا ان سے شکم سیر کر دیا‘‘۔ (یعنی پیٹ بھر دیا) ’’اور بعض اوقات تھوڑے دودھ کو اپنے لبوں سے برکت دے کر ایک جماعت کا پیٹ اس سے بھر دیا۔ اور بعض اوقات شور آب کنوئیں میں‘‘ (یعنی نمکین پانی والے کنوئیں میں) ’’اپنے منہ کا لعاب ڈال کر اس کو نہایت شیریں کر دیا۔ اور بعض اوقات سخت مجروحوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر ان کو اچھا کر دیا۔ اور بعض اوقات آنکھوں کو جن کے ڈیلے لڑائی کے کسی صدمہ سے باہر جا پڑے تھے‘‘ (آنکھیں باہر آ گئی تھیں، ڈیلا) ’’اپنے ہاتھ کی برکت سے پھر درست کر دیا‘‘۔ (واپس رکھ دیا اور آنکھ اُسی طرح سالم ہو گئی) ’’ایسا ہی اور بھی بہت سے کام اپنے ذاتی اقتدار سے کئے جن کے ساتھ ایک چھپی ہوئی طاقتِ الٰہی مخلوط تھی‘‘۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 65-66)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ کی آسمانی زندگی کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں ناں کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ہمیشہ کی آسمانی زندگی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ فرمایا کہ: ’’باتفاق جمیع کتب الٰہیہ ثابت ہے کہ انبیاء واولیاء مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جایا کرتے ہیں۔ یعنی ایک قسم کی زندگی اُنہیں عطا کی جاتی ہے جو دوسروں کو نہیں عطا کی جاتی۔ اسی طرف وہ حدیث اشارہ کرتی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ مجھے قبر میں میّت رہنے نہیں دے گا اور زندہ کر کے اپنی طرف اُٹھا لے گا‘‘۔

(ازالۂ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 225)

یہ ازالہ اوہام کا حوالہ تھا جو مَیں نے پڑھا تھا۔ اسی کی تشریح آگے فرما رہے ہیں۔ اس بات کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’یعنی مَیں اس مدت کے اندر اندر زندہ ہو کر آسمان کی طرف اُٹھایا جاؤں گا‘‘۔ (اب یہ آپؑ فرما رہے ہیں لیکن کوئی مسلمان نہیں کہتا کہ آپؐ جسم کے ساتھ زندہ آسمان پر موجود ہیں)۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’اب دیکھنا چاہئے کہ ہمارے سیّد ومولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر میں زندہ ہو جانے اور پھر آسمان کی طرف اٹھائے جانے کی نسبت مسیح کے اُٹھائے جانے میں کونسی زیادتی ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ عیسیٰ بن مریم کی حیات حضرت موسیٰ کی حیات سے بھی درجہ میں کمتر ہے۔ اور اعتقاد صحیح جس پر اتفاق سلف صالح کا ہے اور نیز معراج کی حدیث بھی اس کی شاہد ناطق ہے، یہی ہے کہ انبیاء بحیات جسمی مشابہ بحیات جسمی دنیاوی زندہ ہیں‘‘۔ (یعنی اس کی اس طرح، اس لحاظ سے مشابہت ہے لیکن عملاً اس طرح نہیں ہوتا)۔ پھر فرمایا ’’اور شہداء کی نسبت اُن کی زندگی اکمل واَقویٰ ہے‘‘۔ (اب شہداء کے بارے میں فرماتے ہیں اُن کو مردہ نہ کہو، وہ زندہ ہیں۔ لیکن انبیاء اُن سے بہت بڑھ کر ہیں) ’’اور سب سے زیادہ اَکمل واَقویٰ واَشرف زندگی ہمارے سیّد ومولیٰ فداہٗ نفسی وابی واُمّی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ حضرت مسیح تو صرف دوسرے آسمان میں اپنے خالہ زاد بھائی اور نیز اپنے مرشد حضرت یحییٰ کے ساتھ مقیم ہیں لیکن ہمارے سیّد ومولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اعلیٰ مرتبۂ آسمان میں جس سے بڑھ کر اور کوئی مرتبہ نہیں تشریف فرما ہیں۔ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى۔ اور اُمّت کے سلام وصلوات برابر آنحضرتؐ کے حضور میں

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
LUTHRA JEWELLERS
LJ
SIGN OF PURITY
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
Since 1948

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

پہنچائے جاتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْثَرَ مِمَّا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ اَنْبِیَآئِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ۔‘‘(ازالۂ اوہام۔روحانی خزائن جلد3 صفحہ 226 حاشیہ)

یہ بھی ازالہ اوہام کا حوالہ تھا جو مَیں نے ابھی پڑھا ہے۔

پھر اس بات کا ذکر فرماتے ہوئے کہ ہم نے خدا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے پایا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’اُس قادر اور سچے اور کامل خدا کو ہماری روح اور ہمارا ذرّہ ذرّہ وجود کا سجدہ کرتا ہے جس کے ہاتھ سے ہر ایک روح اور ہر ایک ذرّہ مخلوقات کا مع اپنی تمام قویٰ کے ظہور پذیر ہوا اور جس کے وجود سے ہر ایک وجود قائم ہے۔ اور کوئی چیز نہ اُس کے علم سے باہر ہے اور نہ اُس کے تصرف سے، نہ اُس کے خَلق سے۔ اور ہزاروں درود اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں اُس پاک نبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں جس کے ذریعہ سے ہم نے وہ زندہ خدا پایا جو آپ کلام کر کے اپنی ہستی کا آپ ہمیں نشان دیتا ہے اور آپ فوق العادت نشان دکھلا کر اپنی قدیم اور کامل طاقتوں اور قوتوں کا ہم کو چمکنے والا چہرہ دکھاتا ہے۔ سو ہم نے ایسے رسول کو پایا جس نے خدا کو ہمیں دکھلایا اور ایسے خدا کو پایا جس نے اپنی کامل طاقت سے ہر ایک چیز کو بنایا۔ اُس کی قدرت کیا ہی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے جس کے بغیر کسی چیز نے نقشِ وجود نہیں پکڑا اور جس کے سہارے کے بغیر کوئی چیز قائم نہیں رہ سکتی۔ وہ ہمارا سچا خدا بے شمار برکتوں والا ہے اور بے شمار قدرتوں والا اور بیشمار حسن والا احسان والا۔ اُس کے سوا کوئی اور خدا نہیں‘‘۔(نسیم دعوت۔روحانی خزائن جلد19 صفحہ 363)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھے جو کچھ بھی ملا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ملا ہے۔ تم لوگ کہتے ہو کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو گراتا ہوں۔ مجھے تو آپؐ کے دَر سے ہی ملا ہے جو کچھ ملا ہے۔ یہ منن الرحمن کی عربی عبارت ہے، ترجمہ پڑھتا ہوں۔ فرماتے ہیں کہ:

’’یہ میری کامیابی میرے ربّ کی طرف سے ہے۔ پس میں اس کی تعریف کرتا ہوں اور نبی عربی پر درود بھیجتا ہوں۔ اسی سے تمام برکتیں نازل ہوئیں اور اسی سے سب تانا بانا ہے۔ اسی نے میرے لئے اصل اور فرع کو میسر کیا اور اس نے میرے بیج اور کھیت کو اُگایا۔ اور وہ بہتر ہے سب اگانے والوں سے۔‘‘

(منن الرحمن۔روحانی خزائن جلد9 صفحہ 186-187)

مجھے جو کچھ ملا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ملا، اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے پھر فرماتے ہیں کہ:

’’مَیں اُسی کی (یعنی اللہ تعالیٰ کی) قَسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اُس نے ابراہیم سے مکالمہ مخاطبہ کیا اور پھر اسحاق سے اور اسماعیل سے اور یعقوب سے اور یوسف سے اور موسیٰ سے اور مسیح ابن مریم سے اور سب کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہمکلام ہوا کہ آپ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی، ایسا ہی اُس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا۔ مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی مَیں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا‘‘۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے کلام کرنا اور اللہ تعالیٰ کا آپ سے بولنا، یہ مقام کبھی نہ ملتا، ’’کیونکہ اب بجز محمدی نبوّت کے سب نبوّتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو‘‘۔

(تجلیات الٰہیہ۔روحانی خزائن جلد20 صفحہ 411-412)

پھر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ:

’’الٰہی تیرا ہزار ہزار شکر کہ تُو نے ہم کو اپنی پہچان کا آپ راہ بتایا۔ اور اپنی پاک کتابوں کو نازل کر کے فکر اور عقل کی غلطیوں اور خطاؤں سے بچایا اور درود اور سلام حضرت سید الرسل محمد مصطفی (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کی آل و اصحاب پر کہ جس سے خدا نے ایک عالم گم گشتہ کو سیدھی راہ پر چلایا۔ وہ مربّی اور نفع رسان کہ جو بھولی ہوئی خلقت کو پھر راہ راست پر لایا۔ وہ محسن اور صاحب احسان کہ جس نے لوگوں کو شرک اور بتوں کی بلا سے چھوڑایا۔ وہ نور اور نور افشان کہ جس نے توحید کی روشنی کو دنیا میں پھیلایا۔ وہ حکیم اور معالج زمان کہ جس نے بگڑے ہوئے دلوں کا راستی پر قدم جمایا۔ وہ کریم اور کرامت نشان کہ جس نے مُردوں کو زندگی کا پانی پلایا۔ وہ رحیم اور مہربان کہ جس نے اُمّت کے لئے غم کھایا اور درد اٹھایا۔ وہ شجاع اور پہلوان جو ہم کو موت کے منہ سے نکال کر لایا۔ وہ حلیم اور بے نفس انسان کہ جس نے بندگی میں سر جھکایا اور اپنی ہستی کو خاک میں ملایا۔ وہ کامل موحّد اور بحرِ عرفان کہ جس کو صرف خدا کا جلال بھایا اور غیر کو اپنی نظر سے گرایا۔ وہ معجزۂ قدرت رحمن کہ جو اُمّی ہو کر سب پر علوم حقّانی میں غالب آیا اور ہر یک قوم کی غلطیوں اور خطاؤں کو ملزم ٹھہرایا‘‘۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص۔روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 17)

اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ایک مومن مسلمان کے لئے لازمی امر ہے جس کے بغیر وہ محبت کے معیار پورے نہیں ہوتے اور نہ ہو سکتے ہیں جو ایک مومن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہونی چاہئے۔ نہ ہی کوئی دعا قبولیت کا درجہ حاصل کرتی ہے یا کرسکتی ہے جس میں درود شامل نہ ہو۔ لیکن یہ بھی ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے درود کی بھی اصل غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہماری محبت ہونی چاہئے اور اس کو ہر چیز پر حاوی ہونا چاہئے۔

درود شریف کی اس غرض کو بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’جیسا کہ مَیں نے (پہلے زبانی سمجھا رہے تھے، مجلس میں ذکر ہو رہا ہے۔) زبانی بھی سمجھایا تھا (کہ درود شریف) اس غرض سے پڑھنا چاہئے کہ تا خداوند کریم اپنی کامل برکات اپنے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل کرے اور اُس کو تمام عالَم کے لئے سرچشمہ برکتوں کا بناوے اور اُس کی بزرگی اور اس کی شان و شوکت اِس عالَم اور اُس عالَم میں ظاہر کرے۔ یہ دعا حضورِ تامّ سے ہونی چاہئے جیسے کوئی اپنی مصیبت کے وقت حضورِ تامّ سے دعا کرتا ہے‘‘۔ (ایک دلی گہرائی کے ساتھ پوری طرح یہ درود شریف کی دعا ہونی چاہئے جیسے تم اپنے لئے دعا کرتے ہو۔) فرمایا ’’بلکہ اُس سے بھی زیادہ تضرع اور التجا کی جائے اور کچھ اپنا حصہ نہیں رکھنا چاہئے‘‘ (بلکہ اپنے لئے انسان جو دعائیں کرتا ہے اُس سے بھی زیادہ بڑھ کر تضرع اور التجا ہو ان دعاؤں میں اور اس میں اپنا کچھ حصہ نہ ہو۔) فرمایا کہ ’’اور کچھ اپنا حصہ نہیں رکھنا چاہئے کہ اس سے (یعنی درود شریف پڑھنے سے) مجھ کو یہ ثواب ہوگا یا یہ درجہ ملے گا بلکہ خالص یہی مقصود چاہئے کہ برکاتِ کاملہ الٰہیہ حضرت رسولِ مقبول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل ہوں اور اُس کا جلال دنیا اور آخرت میں چمکے اور اسی مطلب پر انعقاد ہمّت چاہئے۔ اور دن رات دوام توجہ چاہئے یہاں تک کہ کوئی مراد اپنے دل میں اس سے زیادہ نہ ہو۔‘‘

(مکتوبات احمد۔جلد اول۔صفحہ 523)

یہ ہے عشقِ رسول۔

پھر آپؑ اپنے ایک مکتوب میں جو میر عباس علی شاہ صاحب کو لکھا تھا، جو بعد میں بہر حال پِھر گئے تھے۔ فرماتے ہیں:

’’آپ درود شریف کے پڑھنے میں بہت ہی متوجہ رہیں اور جیسا کوئی اپنے پیارے کیلئے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے نبی کریم کے لئے برکت چاہیں اور بہت ہی تضرّع سے چاہیں اور اُس تضرّع اور دعا میں کچھ بناوٹ نہ ہو بلکہ چاہئے کہ حضرت نبی کریم سے سچی دوستی اور محبت ہو اور فی الحقیقت روح کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مانگی جائیں کہ جو درود شریف میں مذکور ہیں۔ ....اور ذاتی محبت کی یہ نشانی ہے کہ انسان کبھی نہ تھکے اور نہ کبھی ملول ہو اور نہ اغراضِ نفسانی کا دخل ہو اور محض اسی غرض کے لئے پڑھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر خداوند کریم کے برکات ظاہر ہوں۔‘‘

(مکتوبات احمد۔جلد اول صفحہ 534-535)

پھر ایک مجلس میں آپؑ نے فرمایا:

’’درود شریف کے طفیل ......مَیں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے میں جذب ہو جاتے ہیں اور وہاں سے نکل کر ان کی لا انتہاء نالیاں ہو جاتی ہیں اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔ یقیناً کوئی فیض بدُوں وساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسروں تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔ درود شریف کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل

نوینت جیولرز NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
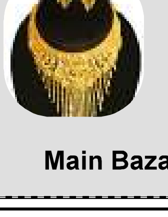
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

نیواشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

حاصل کرنا چاہتا ہے اُس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھا کرے تا کہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔‘‘(الحکم۔جلد 7 نمبر 8 مورخہ 28/فروری 1903ء صفحہ 7)

پھر اپنے ایک خط میں تعداد کے بارے میں کہ کتنی تعداد میں پڑھا جائے یا تعداد ہونی چاہئے کہ نہیں، فرماتے ہیں بعض دفعہ تعداد بتائی بھی ہے لیکن اس میں بتایا کہ:

’’درود شریف وہی بہتر ہے کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ کی زبانِ مبارک سے نکلا ہے۔اور وہ یہ ہے‘‘۔ (ایک تو یہ کہ درود شریف کونسا بہتر ہے اور پھر کتنا پڑھا جائے۔ فرمایا وہی بہتر ہے کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ کی زبانِ مبارک سے نکلا ہے اور وہ یہ ہے۔کہ) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ...‘‘۔

فرمایا:’’سب اقسام درود شریف سے یہی درود شریف زیادہ مبارک ہے۔یہی اس عاجز کا وِرد ہے اور کسی تعداد کی پابندی ضرور نہیں۔اخلاص اور محبت اور حضور اور تضرع سے پڑھنا چاہئے اور اُس وقت تک ضرور پڑھتے رہیں کہ جب تک ایک حالت رقّت اور بیخودی اور تاثّر کی پیدا ہو جائے اور سینہ میں انشراح اور ذوق پایا جائے۔‘‘ (مکتوبات احمد۔جلد اول صفحہ 526)

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے حکم میں کیا حکمت ہے آپ فرماتے ہیں کہ:

’’اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دوسرے کی دعا کی حاجت نہیں لیکن اس میں ایک نہایت عمیق بھید ہے‘‘۔(بڑا گہرا راز ہے)’’جو شخص ذاتی محبت سے کسی کے لئے رحمت اور برکت چاہتا ہے وہ بباعث علاقہ ذاتی محبت کے اُس شخص کے وجود کی ایک جز ہو جاتا ہے‘‘(یعنی جب کسی سے ذاتی محبت ہو اور ذاتی محبت کی وجہ سے رحمت اور برکت چاہے تو اُس کا ایک حصہ بن جاتا ہے)’’اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فیضان حضرتِ احدیّت کے بے انتہا ہیں اس لئے درود بھیجنے والوں کو کہ جو ذاتی محبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برکت چاہتے ہیں بے انتہا برکتوں سے بقدر اپنے جوش کے حصہ ملتا ہے۔ مگر بغیر روحانی جوش اور ذاتی محبت کے یہ فیضان بہت ہی کم ظاہر ہوتا ہے۔‘‘

(مکتوبات احمد۔جلد اول صفحہ 534-535)

یہ تو درود شریف پڑھنے کے طریقے ہیں۔اب مَیں تھوڑے سے عربی کے بعض وہ اشعار پڑھتا ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تحریر فرمائے۔جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور مقام اور قوتِ قدسی اور آپ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت اور اُس محبت کے باوجود قوم کا آپ سے جو سلوک ہے، اُس کا ذکر فرمایا ہے۔یہ جتنے بیان مَیں نے پڑھے ہیں، ان سے سوائے محبت کے اور کچھ بھی نہیں ٹپکتا۔لیکن اس کے باوجود مسلمانوں کی اکثریت آپ کے خلاف ہے۔ان شعروں میں آپ نے کچھ یوں ذکر فرمایا۔فرماتے ہیں:۔

لَاشَکَّ اَنَّ مُحَمَّدًا خَیْرُ الْوَرٰی رَیْقُ الْکِرَامِ وَنُخْبَةُ الْاَعْیَانِ

کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق میں سب سے بہترین ہیں اور معزّزین میں سے برگزیدہ اور سرداروں میں سے منتخب وجود ہیں۔فرمایا:

وَاللّٰہِ اِنَّ مُحَمَّدًا کَرِدَافَةٍ وَبِہِ الْوُصُوْلُ بِسُدَّةِ السُّلْطَانِ

کہ بخدا بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم (خدا کے) نائب کے طور پر ہیں اور آپ ہی کے وسیلے سے دربارِ شاہی میں رسائی ہو سکتی ہے۔فرمایا:

اِنِّیْ لَقَدْ اُحْیِیْتُ مِنْ اِحْیَآئِہٖ وَاھًا لِاِعْجَازٍ فَمَا اَحْیَانِیْ

کہ بیشک میں آپ کے زندہ کرنے سے ہی زندہ ہوا ہوں، سبحان اللہ! کیا اعجاز ہے اور مجھے کیا خوب زندہ کیا ہے۔فرمایا

یَاسَیِّدِیْ قَدْ جِئْتُ بَابَکَ لَاھِفًا وَالْقَوْمُ بِالْاِکْفَارِ قَدْ آذَانِیْ

کہ اے میرے آقا! مَیں آپ کے دروازے پر مظلوم و فریادی بن کر آیا ہوں۔جبکہ قوم نے مجھے کافر کہہ کر دکھ دیا ہے۔

اُنْظُرْ اِلَیَّ بِرَحْمَةٍ وَّتَحَنُّنٍ یَاسَیِّدِیْ اَنَا اَحْقَرُ الْغِلْمَانِ

تُو مجھ پر رحمت اور شفقت کی نظر کر۔میرے آقا میں ایک حقیر ترین غلام ہوں

جِسْمِیْ یَطِیْرُ اِلَیْکَ مِنْ شَوْقٍ عَلَا یَالَیْتَ کَانَتْ قُوَّةُ الطَّیَرَانِ

میرا جسم تو شوقِ غالب سے تیری طرف سے اُڑتا ہے، اے کاش مجھ میں اُڑنے کی طاقت ہوتی۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 590 تا 594)

تو یہ چند نمونے مَیں نے آپ کے عشق و محبت کے پیش کئے اور بیچ میں قوم کے دکھ کا بھی ذکر آ گیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی رنگ میں اس مقام اور اس شان کو سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر میں پھر اُمّتِ محمدیہ کے لئے دعا کی درخواست کرنا چاہتا ہوں۔ بیشک یہ ہمیں جو مرضی کہتے رہیں، سمجھتے رہیں، اکثریت ان میں سے لاعلمی کی وجہ سے اور علماء کے خوف کی وجہ سے ہماری اس جماعت کی مخالفت کرتی ہے۔لیکن کیونکہ یہ اپنے آپ کو ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے ہیں اس لئے اس وقت ان کی حالتِ زار کے بارے میں ہمیں دعا کرنی چاہئے۔اللہ تعالیٰ ان کو اس حالت سے نکالے۔اکثر مسلمان ممالک جو ہیں مشکلات کا شکار ہیں۔اندرونی فسادوں اور جھگڑوں نے اُنہیں تباہی کے دہانے پر کھڑا کر دیا ہوا ہے۔اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور یہ اس سے باہر آئیں۔ان کے سیاستدانوں اور لیڈروں میں بھی خوفِ خدا اور انصاف نہیں ہے، اللہ تعالیٰ ان میں وہ پیدا کرے۔اور ان کے عوام جو ہیں وہ بھی غلط لیڈروں کے پیچھے چل کر اپنے ملک سے محبت کا جو اظہار ہے اُس کا غلط رنگ میں اظہار کر کے اُس محبت کو ضائع کر رہے ہیں، بلکہ ملک کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کو بھی انصاف سے وطن سے محبت کا اظہار کرنے کی توفیق عطا فرمائے ورنہ بہت خوفناک حالات پیدا ہونے والے ہیں جو بظاہر نظر آ رہے ہیں۔اگر یہی حالات رہے تو یہ جو تھوڑی بہت آزادی ان لوگوں کی ہے، یہ کہیں مکمل طور پر بعض ملکوں میں محکومیت میں نہ بدل جائے۔اس لئے بہت زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہے۔اسلام کے نام پر جو غلط تنظیمیں قائم ہوئی ہیں اور اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بدنام کرنے والی ہیں، اسلام کو بدنام کرنے والی ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے بھی جلد اُمّت کو چھٹکارا دلوائے، دنیا کو چھٹکارا دلوائے۔اب تو یہ دنیا کے لئے بھی خطرہ بن چکی ہوئی ہیں۔کیونکہ یہ لوگ اسلام کے خوبصورت چہرے کو داغدار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور ہماری جماعت کی جو کوششیں ہیں وہ تو اس لئے ہیں کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم ظاہر کی جائے۔جب یہ کوششیں ہماری طرف سے ہو رہی ہوتی ہیں تو سامنے ان کی مکروہ کوششیں کھڑی ہو جاتی ہیں جو پھر دوسرے جو اسلام کے مخالف ہیں وہ پیش کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان سے بھی ہماری جلد جان چھڑائے۔اللہ تعالیٰ ہمیں بھی عشقِ رسول میں بڑھائے اور اپنے فرائض اور حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ابھی جمعہ کے بعد نمازوں کے بعد مَیں دو جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ایک تو حاضر جنازہ ہے (یہاں حضور نے جنازہ کے بارہ میں استفسار فرمایا کہ آ گیا ہوا ہے نا؟) جو مکرم احسان اللہ صاحب کراچی کا تھا جو آجکل تو یوکے میں ہی تھے۔19/جنوری کو 57 سال کی عمر میں یہ کینسر کے عارضہ کی وجہ سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ حضرت احمد دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے بھی تھے۔نمازوں کے پابند، خدمت گزار، بڑے شفیق، ہمدرد، صابر و شاکر، دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے، بڑے خوش اخلاق تھے۔نیک اور مخلص انسان تھے۔والدین کی بے انتہا خدمت کرنے والے تھے۔بیوی بچوں سے ہمیشہ پیار کا سلوک کیا اور سختی نہیں کی اور اگر کبھی ہو گئی تو فوراً احساس ہوا اور پھر اُس کا مداوا کرنے کی کوشش کرتے تھے۔اللہ تعالیٰ انہیں غریقِ رحمت فرمائے اور ان بچوں کو بھی جو پاکستان میں ہی ہیں اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ان کا خود کفیل ہو۔یہ گزشتہ دس بارہ سال سے یہاں یوکے میں مقیم تھے۔اور اسائلم کے لئے آئے تھے اور تین چار سال پہلے ہی ان کا کیس پاس ہوا تھا اور یہاں جماعتی شعبہ جائیداد میں مساجد کے تحت ان کو خدمت کی توفیق بھی مل رہی تھی۔ان کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ کے علاوہ چھ بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔جیسا کہ مَیں نے کہا، اللہ تعالیٰ سب کا کفیل ہو۔

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

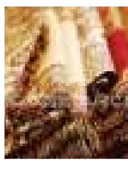

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

دوسرا جنازہ غائب ہے جو علاء نجمی صاحب کا ہے جو مکرم عکرمہ نجمی صاحب کے بڑے بھائی تھے۔ ان کو دس سال پہلے جگر کا کینسر ہوا تھا جس کے بعد ڈاکٹروں نے کہا تھا کہ چند ماہ کے مہمان ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے دس سال تک یہ زندہ رہے۔ 9 دسمبر 2012ء کو اپنی وفات والے دن گھر میں اکیلے تھے۔ ان کی بڑی بیٹی سکول سے واپس آئی تو اُسے کہا کہ مجھے کچھ دیر کے لئے اکیلا چھوڑ دو کیونکہ مَیں نماز پڑھنا چاہتا ہوں۔ کچھ دیر کے بعد جب ان کی بیٹی کمرے میں گئی تو دیکھا کہ نماز ادا کر کے بستر پر لیٹنے کے بعد وہ خدا کے حضور حاضر ہو چکے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم بھی نہایت نیک اور مخلص تھے۔ فلسطین کے رہنے والے تھے۔ خلافت کے فدائی اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے۔ مختلف عرب احباب کے ساتھ مل کر انہوں نے عربی پروگرام ''الحوار المباشر'' کو ضبط تحریر میں لانے کا کام مکمل کیا۔ اسی طرح عربک ڈیسک کی طرف سے خطباتِ جمعہ اور مختلف کتب کے تراجم کی پروف ریڈنگ وغیرہ کا کام بھی کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے اور ان کے لواحقین میں والدین بھی ہیں اور بیوی اور دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ اکلوتا بیٹا میری خلافت کے انتخاب والے دن، جب خلافتِ خامسہ کا انتخاب ہوا ہے تو اس دن پیدا ہوا تھا۔ اس لئے انہوں نے اس کا نام بھی مسرور رکھا تھا۔

ہانی طاہر صاحب ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ مرحوم اور مکرم مصطفی ثابت صاحب مرحوم محبت، طہارت، سعادت مندی، بیماری پر صبر اور شکوہ شکایت نہ کرنے میں اور انکساری میں ایک جیسے تھے۔ معجزہ یہ ہے کہ دونوں کی بیماری ایسی تھی جس میں انسان زیادہ زندہ نہیں رہتا اور کوئی کام نہیں کر سکتا لیکن ان دونوں نے لمبا عرصہ بیماری کا مقابلہ کیا اور بہت کام کیا۔ اور یہ بات بالکل ٹھیک ہے۔ مرحوم علاء صاحب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور میرے خطبات جمعہ جو تھے، اُن کے ترجمہ کی پروف ریڈنگ اور چیکنگ کا کام کرتے تھے اور شدید بیماری اور کمزوری کے باوجود بڑی مستعدی سے یہ کام کرتے تھے۔ ان کی طرف سے جو آخری خط موصول ہوا، وہ جامعہ احمدیہ یوکے میں میرا طلباء جامعہ کو جو خطاب تھا اُس کے ترجمہ کی چیکنگ کے متعلق تھا۔ اور وہ بڑا اس پر شکر ادا کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے رہا ہے۔

طاہر ندیم صاحب لکھتے ہیں کہ علاء نجمی صاحب کی ایک خاص صفت یہ تھی کہ انہیں نیکی کرنے کی بہت جلدی تھی۔ انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ زندگی کے دن تھوڑے ہیں، اس لئے باقی دنوں کو وہ زیادہ سے زیادہ اعمالِ صالحہ سے بھر دینا چاہتے تھے۔ ہر خطبہ کا ترجمہ انہیں بھجوایا جاتا تھا لیکن اگر کسی وجہ سے ان کو خطبہ نہ پہنچتا تو ان کی طرف سے شکوہ کا ای میل آجاتا کہ اس دفعہ آپ نے مجھے خطبہ کیوں نہیں بھیجا؟ باوجود بینائی پر بیماری کا اثر ہونے کے وہ یہ کام تندہی سے انجام دیتے رہے۔ کئی دفعہ عربک ڈیسک کو ای میل کر کے کہتے کہ میری طبیعت بہت خراب ہے اس لئے اگر کوئی جماعتی کام ہے تو ارسال کریں۔ یعنی طبیعت کی خرابی کو ٹھیک کرنے کے لئے جماعتی کام بھی ایک دوائی ہے۔ اور بعض دفعہ یہ بھی ذکر کرتے کہ بیماری کا مَیں صرف دعا کے لئے لکھتا ہوں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اب مجھے کام بھیجنا بند کر دیں۔

مومن طاہر صاحب کہتے ہیں کہ مرحوم کے ساتھ خاکسار کا گہرے پیار کا تعلق تھا۔ رضا بالقضاء، بے انتہا توکل، خلافت سے شدید محبت اور وفا۔ نظام جماعت کی اطاعت، عربک ڈیسک کی علمی کاموں میں انتھک مدد اور مہمان نوازی ان کے نمایاں اوصاف تھے۔ انہوں نے اپنے بچوں کو جماعت اور خلافت سے شدید پیار سکھایا۔ انہیں اردو سکھانے کی کوشش کی۔ ان کی بڑی بیٹی نے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اردو نظمیں یاد کی ہوئی ہیں۔ ہر جلسہ پر آنے کی کوشش کرتے اور باوجود کینسر جیسی موذی بیماری کے دوسرے مہمانوں کے ساتھ زمین پر سوتے۔ وہ خلافت کے ایسے مددگاروں میں سے تھے جو نہایت خاموشی اور عاجزی سے اور زندگی کی آخری رمق تک انتھک کام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔ بیماری کے دوران جب بچوں کا ذکر ہوتا تو ہمیشہ یہی کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ میرے بچوں کو ضائع نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بچوں کے بارے میں اُن کی جو نیک تمنائیں اور دعائیں ہیں وہ قبول فرمائے اور خود اُن کا کفیل ہو۔ اللہ تعالیٰ عرب دنیا میں ان جیسے اور ان سے بڑھ کر خلافت کے مددگار، سلطانِ نصیر عطا فرمائے۔

❁❁❁

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

تبصرہ کتاب

واقفین زندگی کے ساتھ الٰہی تائیدات ونصرت کے ایمان افروز واقعات

مصنف: ڈاکٹر افتخار احمد ایاز۔ سابق امیر جماعت احمدیہ برطانیہ

پبلشر: ڈاکٹر سعیدیہ ایاز لندن، یوکے

قیمت: 450 روپئے سائز: 20x26 صفحات: 760

سن اشاعت: 2012ء تعداد: 1000

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ایک حتمی وعدہ فرمایا ہے کہ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْھَادُ○ (المومن: ۵۲) ترجمہ: ہم اپنے رسولوں کی اور ان پر ایمان لانے والوں کی اس دنیا میں بھی ضرور مدد کریں گے۔ یہ ایک یقینی وعدہ ہے جس کے ثبوت ہمیں تاریخ انبیاء میں جابجا نظر آتے ہیں اور سب سے بڑھ کر اس کے نظارے ہمیں فخر الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت مقدسہ میں دکھائی دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قدم قدم پر آپ کی تائید و نصرت فرمائی اور اپنے پیارے حبیب کے صدقے اُمت کیلئے تائیدات کے اعلیٰ معیار و نمونے قائم فرمائے۔

خدائی تائیدات و نصرت کی بنیاد دراصل وقف پر ہے جو کامل اخلاص کے ساتھ خدا تعالیٰ کے لیے انبیاء اور ان کے سچے متبعین پیش کرتے ہیں۔ وقف زندگی اسلام کا خاصہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کی روح قرار دیا ہے اور اس کے لئے اس میں خوف و حزن سے نجات اور ابدی راحت کی ضمانت عطا کی گئی ہے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ بَلٰی ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْھَهٗ لِلّٰہِ وَھُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ○ (البقرۃ: ۱۱۳)

امام الزمان سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعہ ایک بار پھر دنیا نے واقفین زندگی کے نئے گروہ کا مشاہدہ کیا جس کی مثال تاریخ اسلام میں قرون اولیٰ کے علاوہ کہیں اور سے دینا محال ہے۔ امام الزمان حضرت اقدس مسیح موعود و مہدئ معہود علیہ السلام کی دُعاؤں کے طفیل جماعت احمدیہ میں واقفین زندگی کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا جو ہنوز جاری ہے اور دعا ہے تا قیامت جاری و ساری رہے۔

مکرم افتخار احمد ایاز صاحب نے اپنی اس کتاب میں بہت سے ایسے احباب کا تذکرہ کیا ہے جنہوں نے خدا کی خاطر زندگیاں وقف کرنے کا عہد کیا اور پھر ساری زندگی اس عہد کو نبھانے میں گزار دی۔ ان واقفین پر ان کے اہل و عیال پر خدا تعالیٰ کے جو فضل و کرم اور رحمتیں نازل ہوئیں ان کا اس کتاب میں ذکر ہے۔

اس کتاب میں ۷۷ واقفین زندگی کے ساتھ الٰہی تائیدات و نصرت کے ایمان افروز واقعات کا مختصراً ذکر بطور نمونہ کے پیش کیا گیا ہے۔ واقفین زندگی کی فوٹو بھی شائع کی گئی ہیں۔ تا نئی نسل ان سے متعارف ہو۔ جہاں تک میرے علم میں ہے جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اس نوعیت کی ایک کتاب ''برہان ہدایت'' مؤلف مولانا عبد الرحمن صاحب فاضل بہت سال قبل شائع ہو چکی ہے لیکن یہ کتاب اب نایاب ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی اس کتاب نے اس موضوع پر تفصیل سے احاطہ کیا ہے اور وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا ہے۔

کتاب کا نفس مضمون واضح ہے واقعاتی رنگ میں ہونے کی وجہ سے پڑھنے میں لطف آتا ہے قاری ایک بار کتاب پڑھے تو پوری کتاب ختم کیے بنا قرار حاصل نہیں ہوتا۔ کاغذ عمدہ 80 گرام استعمال کیا گیا ہے۔ کتاب کی پرنٹنگ معیاری ہے اور دیدہ زیب ہے۔

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم افتخار احمد ایاز صاحب کی جانب سے کتاب کا نذرانہ پیش ہونے پر جو جواباً فرمایا وہ پیش کر کے اس تعارف کو ختم کرتا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا:

''آپ کی کتاب ''واقفین زندگی کے ساتھ الٰہی تائیدات اور نصرت کے واقعات'' موصول ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس کاوش میں برکت ڈالے اور یہ کتاب جہاں واقفین زندگی کے لئے دعاؤں کا ذریعہ بنے وہاں میدان عمل میں موجود واقفین زندگی اور آئندہ آنے والے واقفین زندگی کیلئے پاک مشعل راہ ہو۔ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خلافت احمدیہ کے جھنڈے تلے ایسے بے نفس اور پاک سیرت واقف زندگی عطا فرماتا رہے جو دین کی خاطر ہر قربانی کیلئے ہر وقت تیار رہنے والے ہوں اور اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں جب تک اسلام کا جھنڈا تمام دنیا پر لہرا نہ دیں۔ اللہ تعالیٰ آئندہ آنے والے واقفین کو بھی تعلق باللہ کا ایک خاص مقام عطا فرمائے۔ آمین۔''

(ش۔م۔شاستری)

خطبات نکاح

ہمیشہ اس عہد کے ساتھ نئی زندگیوں کا آغاز کرنا چاہئے کہ ہم نے ایک دوسرے کے ساتھ کامل وفاداری اور سچ کے ساتھ تعلق نبھانے ہیں۔ اور نہ صرف آپس میں لڑکے لڑکی نے یہ تعلق نبھانے ہیں بلکہ ایک دوسرے کے والدین کا، رشتہ داروں کا، عزیزوں کا بھی خیال رکھنا ہے۔

ہمیشہ ان رشتوں کی بنیاد سچائی پر رکھو۔ اگر سچائی پر بنیاد ہوگی تو ایک دوسرے پر اعتماد قائم ہوگا اور جب اعتماد قائم ہوگا تو پھر ان تعلقات میں خوبصورتی اور بہتری پیدا ہوگی اور نئی نسلیں بھی دین پر قائم رہنے والی، سچائی پر قائم رہنے والی اور پیار و محبت کو پھیلانے والی ہوں گی۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ اعلانات نکاح اور خطبۂ نکاح میں اہم نصائح

(مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ مربی سلسلہ شعبہ ریکارڈ۔ دفتر پی ایس لندن)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 19 نومبر 2011ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت مَیں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ ثناء وسیم بنت مکرم ڈاکٹر وسیم احمد خان صاحب یوکے کا ہے جو عزیزم ڈاکٹر طاہر علی مرزا ابن مکرم مرزا عبدالوہاب صاحب کے ساتھ پندرہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر اور دوسرا نکاح عزیزہ عطیۃ الرحمن بٹ بنت مکرم یعقوب احمد بٹ صاحب کنگسٹن یو کے کا عزیزم لقمان احمد اختر ابن مکرم ادریس احمد اختر صاحب کے ساتھ سات ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ یہ لقمان اختر جرمنی میں رہتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا:۔ نکاح، شادی خوشی کی ایک تقریب ہے لیکن اس موقعہ پر بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسی بات کا حکم دیا ہے جس کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے خطبہ میں پڑھی جانے والی آیات کا انتخاب کر کے توجہ دلائی کہ نیکی اور تقویٰ اور خدا تعالیٰ کو کبھی نہیں بھولنا چاہئے۔ ہمیشہ اس عہد کے ساتھ نئی زندگیوں کا آغاز کرنا چاہئے کہ ہم نے ایک دوسرے کے ساتھ کامل وفاداری اور سچ کے ساتھ تعلق نبھانے ہیں۔ اور نہ صرف آپس میں لڑکے لڑکی نے یہ تعلق نبھانے ہیں بلکہ ایک دوسرے کے والدین کا، رشتہ داروں کا، عزیزوں کا بھی خیال رکھنا ہے۔ اگر انسان یہ چیز سوچے، لڑکا، لڑکی سوچیں، ان کے خاندان سوچیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے پیار اور محبت سے رشتے قائم ہوتے ہیں اور دیر پا ہوتے ہیں اور ہمیشہ قائم رہتے ہیں۔ اور آئندہ بھی وہ نسلیں پیدا ہوتی ہیں جو نیکیوں پر قائم ہونے والی ہوں۔ اور خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنے والی ہوں۔ اللہ کرے کہ ہماری یہ نسلیں جو آئندہ آنے والی ہیں ان روایات کو قائم رکھنے والی ہوں۔ ان تعلیمات کو قائم رکھنے والی ہوں جو اسلام کی تعلیمات ہیں۔ جس کی تجدید، جس کا اعادہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔

ان نصائح کے بعد حضور انور نے فرمایا: یہ دونوں خاندان پرانے احمدی خاندان ہیں۔ جب ان کے خاندانوں میں جماعت کا پیغام آیا تو انہوں نے بڑی وفا کے ساتھ اس پیغام کو سن کر، قبول کر کے اس پر عمل کیا اور اپنے خاندانوں میں اور اپنے گھروں میں احمدیت کو قائم رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ آئندہ نسلوں کو بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور نے فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:۔ اب دعا کر لیں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتے بابرکت فرمائے۔ آمین

نکاح کے اعلان کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

❁❁❁❁❁❁❁

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 28 نومبر 2011ء بروز بدھ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ ساویہ عروشہ بنت مکرم شبیر احمد شاہ صاحب کا ہے جو عزیزم مرزا عدنان احمد ابن مکرم مرزا لقمان احمد صاحب کے ساتھ پچیس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا:۔ نکاح، شادی ایسے مواقع ہیں جن کے نتیجہ میں آئندہ نسلیں پیدا ہوتی ہیں، اولادیں پیدا ہوتی ہیں اور خاندانوں کی نسلیں چلتی ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ اس موقعہ پر ہمیشہ تقویٰ سے کام لو۔ ایک دوسرے کے رشتوں کا خیال رکھو۔ رشتہ داروں کا خیال رکھو تا کہ یہ نئے قائم ہونے والے تمہارے رشتے ہمیشہ قائم رہیں۔ دوسرے ہمیشہ ان رشتوں کی بنیاد سچائی پر رکھو۔ اگر سچائی پر بنیاد ہوگی تو ایک دوسرے پر اعتماد قائم ہوگا اور جب اعتماد قائم ہوگا تو پھر ان تعلقات میں خوبصورتی اور بہتری پیدا ہوگی اور نئی نسلیں بھی دین پر قائم رہنے والی، سچائی پر قائم رہنے والی اور پیار و محبت کو پھیلانے والی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نیکی کی یہ باتیں تمہیں اس لئے ہمیشہ یاد رکھنی چاہئیں کہ آخر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونا ہے۔ اس لئے صرف اس دنیا پر نظر نہ رکھو۔ یہ دنیا تو چند سال کی ہے۔ اس کے بعد کی جو اخروی زندگی ہے وہ اصل زندگی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے اور پھر تمہیں جزاء سزا ہونی ہے۔ اس دنیا کے کئے ہوئے اعمال کی، نیکیوں کی اللہ تعالیٰ جزاء دیتا ہے اور برائیاں کرنے والوں سے کس طرح کا کیا سلوک کرنا ہے وہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ جو کل آنے والی ہے اس پہ ہمیشہ نظر رکھو۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے موقع کے لئے جو یہ آیات چنی ہیں ان پر نظر رکھیں تو ہمیشہ رشتے خوبی سے نبھتے رہیں اور قائم رہنے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کرے کہ آج یہ جو رشتہ قائم ہو رہا ہے یہ ان سب باتوں کو مدنظر رکھنے والا ہو۔ تقویٰ پہ چلنے والا ہو۔ یہ رشتہ جو قائم ہو رہا ہے یہ عزیزہ ساویہ عروشہ بنت مکرم شبیر احمد شاہ صاحب کا ہے۔ اس خاندان کا تعلق حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کے ساتھ بھی ہے اور دوسری طرف اس خاندان سے ہے جو بڑے دُور دراز علاقہ آذربائجان سے ہجرت کر کے قادیان آئے۔ بچی کی دادی، ان کے ایک بھائی ڈاکٹر سید جنود اللہ شاہ صاحب، ان کی والدہ اور بھائی یہ لوگ ہجرت کر کے آئے اور حقیقت میں یہ ان لوگوں میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو پورا فرمایا کہ جب تم مسیح موعود کا پیغام سنو تو خواہ برف کی سلوں پہ چل کے آنا پڑے تو آنا۔ ان لوگوں نے بھی کچھ سفر پیدل کیا، کچھ خچروں پر کیا، گلیشئر زمیں سے گزرتے ہوئے آئے۔ ہمالیہ بھی ان کے رستہ میں پڑا اور وہاں سے گزرتے ہوئے بعض مواقع ایسے بھی آئے کہ جب لگتا تھا اب زندگی کا خاتمہ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو قادیان پہنچانا تھا تو انہوں نے مشکلوں سے مہینوں کا یہ بڑا کٹھن سفر بیماری کی حالت میں، لاچاری کی حالت میں جاری رکھا اور اللہ کے فضل سے قادیان پہنچے اور وہاں پہنچ کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچایا۔ اس لحاظ سے بچی کی دادی کا خاندان وہ خاندان ہے جنہوں نے بڑی قربانی دے کر احمدیت قبول کی۔ اسی طرح ان کے دادا حضرت سید عبدالستار شاہ صاحب کے نواسے تھے اور سید عبدالستار شاہ صاحب کا خاندان وہ خاندان ہے کہ ان کے بارہ میں، ان کی اہلیہ کے بارہ میں اور ان کے بچوں کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ یہ بہشتی ٹبر ہے۔ پھر اس بچی کے دادا جو باہر کام کرتے تھے اور ان کی دنیاوی ملازمت تھی اور اچھی ملازمت تھی وہ اس کو چھوڑ کر وقف کر کے آئے اور بڑی قربانی سے، بڑی وفا سے انہوں نے اپنے وقف کو نبھایا اور جو بھی گزارہ الاؤنس تھا اس میں جس طرح بھی ہوا بڑی عاجزی اور قناعت سے زندگی بسر کی۔ اللہ تعالیٰ نے بھی فضل فرمایا اور اس لحاظ سے ان کے بچوں کو آگے بہت کچھ عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان پر ہر لحاظ سے مزید فضل فرماتا چلا جائے۔ ان کی نسل میں سے اب ایک جامعہ کا بھی طالبعلم ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی صحیح مبلغ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: عزیزم مرزا عدنان احمد، مرزا لقمان احمد کے بیٹے، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے پوتے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے نواسے ہیں۔ انہیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ کسی خاندان سے منسلک ہونا کوئی بڑائی نہیں ہے۔ اصل بڑائی وہی ہے جو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی کہ تقویٰ کو سامنے رکھو۔ نیکیوں پر قائم رہو۔ سچائی پر قائم رہو۔ دین کو مقدم رکھو تو سب کچھ تمہیں مل جاتا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی اولاد کے لئے یہی دعا کی تھی کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہوں۔ اور جب یہ ہوگا تو سب کچھ مل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اگر فضل فرمائے اور فضل فرمانا چاہے اور نوازنا چاہے، اور جب نوازے تو کوئی دنیاوی روک اس کے آگے روک نہیں بن سکتی۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ ہو تو پھر جتنی مرضی دنیاوی کوششیں ہوں کسی قسم کی کوئی کامیابی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ان خاندانوں کے لوگوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جن کے آباء واجداد نے جماعت کی خاطر قربانیاں دیں اور نیکیوں پر قائم ہوئے اور تقویٰ پر قائم ہوئے اور جیسا کہ مَیں نے کہا عبدالستار شاہ صاحب نے گویا زمانہ کے امام مسیح موعود و مہدی معہود سے ایک سند حاصل کی اور زندگی میں ہی وہ سند حاصل کر لی کہ یہ لوگ جنت میں جانے والے ہیں۔ تو جب اللہ تعالیٰ نوازنا چاہے تو پھر کوئی دنیاوی روک جو ہے اس میں روک نہیں بن سکتی۔ پس ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے جیسا کہ مَیں نے کہا کہ خدا ہمیشہ یاد رہے، دین ہمیشہ یاد رہے، پھر دنیا ہمیشہ خود آ کے قدموں میں گرتی ہے۔ اللہ کرے کہ یہ دونوں خاندان، دونوں لڑکا اور لڑکی جن خاندانوں سے ہیں، اپنی خاندانی روایات کو قائم کرنے والے ہوں اور اس مقصد کو پورا کرنے والے ہوں جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے اور جو توقعات آپ نے اپنی اولاد سے وابستہ رکھیں۔ اور ان توقعات پر پورا اترنے والے ہوں جو احمدیت قبول کرنے والے ان خاندانوں نے احمدیت کی خاطر قربانیاں کر کے دیں۔ اور آئندہ نسلوں میں بھی اللہ تعالیٰ یہ نیکیاں جاری رکھے۔

مذکورہ نصائح اور دونوں خاندانوں کا تعارف کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اب ان چند الفاظ کے ساتھ مَیں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

اعلان نکاح کے بعد حضور انور نے فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروایا اور پھر دعا کروانے سے پہلے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتہ بابرکت فرمائے۔

دعا کر لیں۔ ❁❁❁

حالاتِ حاضرہ:

چند خبریں۔ خود سوچیے اور نتیجہ نکالئے

امام سید شمشاد احمد ناصر، امریکہ

پہلی خبر۔ پاکستان میں مذہب کو جنگی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔

(صدر زرداری)

عوام میں یک جہتی اور ہم آہنگی کی ضرورت ہے پر امن کوششوں کے ذریعہ انتہا پسندوں کا مقابلہ کریں۔

یہ خبر نیویارک کے ایک ہفت روزہ اخبار کے پہلے صفحہ کی خبر ہے چونکہ یہ خبر جناب صدر پاکستان کی طرف سے کہے گئے الفاظ پر مشتمل ہے اس لئے پہلے صفحہ کی زینت بھی ہے۔

جناب صدر پاکستان نے سچ فرمایا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ’’اسلام رواداری اور برداشت کا مذہب ہے۔ پاکستان اور افغانستان دہشت گردی سے بری طرح متاثر ہو رہے ہیں۔ دہشت گردی اور انتہاء پسندی جیسے چیلنجوں سے نمٹنے کے لئے مربوط کوششیں کرنا ہوں گی‘‘۔ (نیویارک عوام یکم مارچ تا ۷ مارچ ۲۰۱۳ء صفحہ ۱)

یہ بیان جناب صدر نے ایوان صدر میں وزارت قومی ہم آہنگی کے زیر اہتمام قومی کانفرنس برائے بین المذاہب ہم آہنگی کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے دیا۔ یہ بھی کہا گیا کہ ایسے عناصر کا مقابلہ کرنا ہوگا جو نفرت کا پرچار کرتے ہیں۔ یہاں پر یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ یہ بیان ایوان صدر میں بیٹھ کر دیا گیا اور اب اس کی تشہیر کی جا رہی اور علماء کو کیوں نوٹیفیکیشن نہیں دیا جا رہا کہ اگر انہوں نے نفرت پر مبنی تقریر یا خطبہ دیا تو اس کا نوٹس لیا جائے گا؟

اور پھر یہ بیان مولویوں کے پہلو میں بیٹھ کر دینا جناب صدر کو کتنا زیب دیتا ہے؟ اس کا آپ خود اندازہ لگائیں۔ مقابلہ کرنا ہے تو کب کرنا ہے؟ گذشتہ کئی دہائیوں سے ملک کو نفرت پھیلانے والے عناصر کا سامنا ہے اور یہ بھی پتہ ہوتا ہے کہ کون نفرت پھیلا رہا ہے۔ مگر کوئی بھی صاحب اقتدار میں سے ٹس سے مس نہیں ہوتا کسی کے کان پر بھی جوں نہیں رینگتی۔

جب کوئی سانحہ ہوتا ہے تو فوری یا تو کمیٹی بٹھا دی جاتی ہے یا رپورٹ طلب کر لی جاتی ہے۔ رپورٹ طلب کرنے سے کیا جانی و مالی نقصان پورا ہو جاتا ہے؟

دوسری خبر: ’’دنیا بھر کے ممالک توہین مذہب کے قوانین ختم کریں‘‘ (اقوام متحدہ)

ایسے قوانین سے اقلیتوں کے اظہار آزادی کے حقوق سلب ہو رہے ہیں۔ مسلم ممالک میں ایسے قوانین خاص طور پر غلط استعمال ہو رہے ہیں۔

(اقوام متحدہ کی رپورٹ)

پاکستان میں خاص طور پر یہ قانون غلط طور پر نافذ کیا گیا۔ حال ہی میں امریکہ میں پاکستان کی سفیر شیری رحمان کے خلاف بھی اسی قانون کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ حقوق انسانی کی تنظیموں کا کہنا ہے کہ پاکستان میں یہ قانون اقلیتوں کے خلاف استعمال کیا جاتا ہے اور اکثر اس کے تحت قائم کئے جانے والے مقدمات بے بنیاد ہوتے ہیں‘‘۔

تیسری خبر: آج سوچنا پڑے گا۔

یہ لمحہ فکریہ ہے۔ یہ الفاظ پاکستان کے وزیر اعظم جناب راجہ پرویز اشرف صاحب کے ہیں۔ انہوں نے اسلام آباد میں سیرت النبی ﷺ کی ایک کانفرنس میں جو ۱۲ ربیع الاوّل کو منعقد ہوئی تھی خطاب کے دوران کہے۔ انہوں نے کہا کہ: ’’جب ہم یہ کہتے ہیں

؎ سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں

ٹالرنس (Tolerance) کی ایک طرف تو یہ بات اور دوسری طرف بات یہ ہے کہ ہم چھوٹی سی بات پر اتنے انگیخت ہو جاتے ہیں ہم اتنا ٹمپر لوز کر جاتے ہیں اتنا آگ بگولا ہو جاتے ہیں کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ اگر میرا بھائی بھی ہے۔ پڑوسی بھی ہے، پاکستانی بھی ہے، سب سے بڑھ کر ایک انسان ہے، ہم اس کا گلا کاٹنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور پھر یہ کہتے ہیں کہ ہم یہ عین اسلام کے مطابق کر رہے ہیں۔ تو اسلام کے نام پر ہم ظلم کر رہے ہوتے ہیں۔ ہم اپنے مذہب پر ظلم کر رہے ہوتے ہیں۔ ہم اپنے مذہب کا چہرہ بگاڑ رہے ہوتے ہیں۔ ہم اپنے مذہب کو دنیا میں رسوا کر رہے ہوتے ہیں، اور ہم کہہ یہ رہے ہوتے ہیں بدقسمتی سے کہ یہ مذہب نہیں ہے۔ یہ مذہب کے ساتھ دشمنی ہے، یہ مذہب کی نفی ہے، یہ رسول پاک ﷺ کے عظیم پیغام کی نفی ہے۔ ہم مذہب کے نام پر، زبان کے نام پر، علاقے کے نام پر، نسل کے نام پر، برادری کے نام پر اور فرقے کے نام پر اپنے فلسفے کے نام پر، اپنی سوچ کے نام پر جب ہم ایک دوسرے پر جبر کرتے ہیں جب ہم ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہیں جب ہم سمجھتے ہیں کہ میں ہی ٹھیک ہوں باقی سارے غلط ہیں تو اس وقت نعوذ باللہ اگر سوچا جائے تو ہم ان عظیم تعلیمات کی نفی کر رہے ہوتے ہیں اور کہہ ہم یہ رہے ہوتے ہیں کہ ہم ان تعلیمات کے اوپر عمل کر رہے ہیں یہ قول و فعل کا تضاد ہے۔ ہمیں یہ بھی سوچنا ہوگا کہ ہمارے فعل سے کہیں ہم نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کی نفی تو نہیں کر رہے۔ کیا ہم معاشرے کو تقسیم تو نہیں کر رہے، کیا ہم یہ تقسیم در تقسیم کر کے معاشرے میں نفرتوں کو پروان تو نہیں چڑھا رہے؟ جب ہم یہ بات کرتے ہیں کہ وہ ایک حبشی غلام کو بھی سینے سے لگایا کرتے تھے تو آج ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا گلا کاٹ دیتا ہے۔ آج ہم علیحدہ علیحدہ ٹکڑیوں میں بانٹے ہوئے ہیں۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمیں سوچنا پڑے گا، تو اجتماعیت کی بات کہاں گئی۔ تو جب ہم اجتماعیت کی بات کریں تو جب مذہب ایک ہے۔ جب پیغام ایک ہے، ہمارے نبی کریم اور ہماری کتاب ایک ہے تو پھر یہ اتنی تقسیم کیوں ہے؟ تو اس پہ آج سوچنا پڑے گا۔ یہ لمحہ فکریہ ہے‘‘۔

چوتھی خبر: بگڑتے ہوئے حالات نے پنجاب کو اقلیتوں کے لئے خطرناک بنا دیا۔ رپورٹ:

قادیانیوں کو ۱۸۹، مسیحی برادری کو ۴۹ ناخوشگوار واقعات کا سامنا کرنا پڑا۔ گذشتہ سال کی آخری سہ ماہی میں فیصل آباد، گوجرانوالہ اور لاہور میں زیادہ واقعات ہوئے۔

لاہور (مدثر حسین) بگڑتے حالات نے پنجاب کو اقلیتوں کے لئے خطرناک بنا دیا۔ صرف گزشتہ سال کے آخری سہ ماہی میں پنجاب کے مختلف اضلاع میں اقلیتوں کو ۲۸۹ ناخوشگوار واقعات کا سامنا کرنا پڑا۔ صوبے میں سب سے زیادہ نقصان قادیانیوں کو اٹھانا پڑا جن کو مذہبی انتہاء پسندی کے ۱۸۹ ناخوشگوار واقعات کا سامنا کرنا پڑا جبکہ مسیحی برادری کو ۴۹ ایسے واقعات کا سامنا کرنا پڑا، کاؤنٹر ٹیررازم ڈیپارٹمنٹ (پنجاب حکومت) کی رپورٹ کے مطابق قادیانیوں پر سب سے زیادہ واقعات میں فیصل آباد پہلے نمبر پر رہا جہاں یہ تعداد ۴۱ رہی۔ دوسرے نمبر پر گوجرانوالہ جہاں ۳۷، لاہور تیسرے نمبر پر ۳۲، سرگودھا میں ۲۴، راولپنڈی میں ۲۴، ملتان میں ۱۲، بہاولپور میں ۸، ڈیرہ غازی خان میں ۵ شیخوپورہ میں ۵ اور ساہیوال میں ۱ واقعہ سامنے آیا ہے اور مسیحی برادری میں سب سے ناخوشگوار واقعات فیصل آباد میں جہاں یہ تعداد ۲۰ رہی دوسرے نمبر پر گوجرانوالہ میں ۹، تیسرے نمبر پر لاہور میں ۸، شیخوپورہ میں ۴، سرگودھا میں ۳، ملتان میں ۲، راولپنڈی میں ۱، ساہیوال میں ۱، ڈیرہ غازی خان میں ۱ اور جبکہ بہاولپور میں کوئی واقعہ سامنے نہیں آیا۔

گزشتہ سال ۲۰۱۲ء کی پہلی سہ ماہی رپورٹ کے مطابق ان واقعات میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ کاؤنٹر ٹیررازم رپورٹ کے مطابق اقلیتوں کے ۲ گروپوں خاص طور پر قادیانی اور مسیحی برادری کو نشانہ بنایا جاتا ہے ان واقعات میں پچھلے ۳ ماہ کے دوران اضافہ ہوا۔

رپورٹ کے مطابق کچھ علماء مذہبی فرقہ واریت کو ہوا دیتے ہیں اور ان پڑھ اور کم پڑھے لکھے افراد کو جذباتی تقریریں کر کے مذہبی فرقہ واریت کے لئے استعمال کرتے ہیں جس کے باعث اس میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ تمام اقلیتیں پاکستانی ہیں اور انکی حفاظت سٹیٹ کا فرض ہے۔ کاؤنٹر ٹیررازم رپورٹ میں یہ بات بھی لکھی گئی ہے کہ ایک آزاد اور خود مختار جمہوریت میں فرقہ واریت پر قابو پانا آسان ہے۔

(روزنامہ دنیا لاہور مورخہ ۲۰۱۳-۱-۲۵)

پانچویں خبر: قادیانی عبادت گاہ حملہ کیس ۵۷ گواہوں کے وارنٹ گرفتاری:

لاہور (کورٹ رپورٹر) انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت کے جج محمد رفیق نے پولیس کو ماڈل ٹاؤن میں قادیانیوں کی عبادت گاہ پر حملے کے کیس میں ۵۷ گواہوں کے وارنٹ گرفتاری جاری کرتے ہوئے متعلقہ پولیس کو انہیں گرفتار کر کے پیش کرنے کا حکم دیا ہے۔

(ہفت روزہ لاہور صفحہ ۱، ۲۶ جنوری تا یکم فروری ۲۰۱۳ء)

یاد رہے کہ خبر تو بالکل چھوٹی ہے، لیکن یہ واقعہ ۲۸ مئی ۲۰۱۰ء کو لاہور میں پیش آیا۔ اس دن جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ لاہور میں جماعت احمدیہ کی دو مساجد میں ہزاروں لوگ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے اکٹھے ہوئے تھے اس وقت عین عبادت کے دوران دونوں مساجد پر دہشت گردوں نے حملہ کیا اور دونوں مساجد میں ۸۶ سے زائد لوگ اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے گویا خون کی ہولی کھیلی گئی۔ اور ۱۲۰ سے زائد لوگ شدید زخمی ہوئے جن میں سے کچھ لوگ بعد میں زخموں کی تاب نہ لا سکے اور مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

ایسے موقع پر پنجاب کے سابق گورنر شہید مرحوم جناب سلمان تاثیر کو ایک اقلیتی فرقہ سے ہمدردانہ الفاظ کہنے پر ہمیشہ کے لئے موت کی نیند سلا دیا گیا۔

ان ساری خبروں میں صرف اور صرف بیانات ہیں۔ بیان دینا بہت آسان ہے۔ ان سانحات پر لمبا عرصہ گذر چکا ہے مگر کارروائی بھی آپ کے سامنے ہی ہے۔ وطن عزیز میں بیان دینے سے ہی کام چل جاتا ہے اس لئے فکر نہیں کہ کسی کی جان جائے یا رہے۔ کسی کی عزت لٹ جائے یا کسی کا گھر بار جل جائے یا نہ! کسے فکر ہے؟

چھٹی خبر: کوئٹہ کے بعد کراچی میں بھی حکومت ناکام دہشت گرد کامیاب ۴۵ جاں بحق سینکڑوں زخمی:

اہل تشیع کی بستی عباس ٹاؤن ۲ خوفناک دھماکوں سے لرز اٹھی۔ سانحہ کے خلاف تمام سیاسی جماعتوں نے افسوس کا اظہار کیا جب کہ کراچی، حیدر آباد، سکھر، لاڑکانہ سمیت ملک بھر میں شیعہ تنظیموں نے احتجاجی مظاہرے کئے، ریلیاں نکالیں اور دھرنا دیا، چیف جسٹس افتخار چوہدری کا کراچی دھماکوں پر از خود نوٹس۔ اس ضمن میں نیویارک میں ایک شیعہ عالم دین کا یہ بیان ہے:

عباس ٹاؤن کراچی میں نہتے شیعوں کا قتل حکومت کی نااہلی کی دلیل ہے (ڈاکٹر سخاوت حسین)

امن قائم کرنے میں ساری حکومتیں ناکام ہو گئیں۔ حکومتوں کی قلعی کھل گئی۔ طالبان، سیاستدان ان قتلوں کے ذمہ دار ہیں، انتظامیہ، عدلیہ سب ملک میں فیل ہو گئے ہیں۔ افراتفری کا عالم ہے۔ حکمران لوٹنے میں لگے ہیں اور قوم قتل ہو رہی ہے۔

احمدیہ مسلم جماعت کے امام سیدنا حضرت اقدس مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عالمگیر جماعت احمدیہ کو ان حالات میں یہ دعائیں پڑھنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

۱۔ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاٰخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار۔ اے ہمارے رب اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ہمیں حسنہ عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچائیو۔ اور اپنی پناہ میں رکھیو۔

۲۔ رب کل شئی خادمك رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی۔ اے ہمارے رب ہر چیز تیری خادم ہے تیرے کنٹرول میں ہے پس تو میری حفاظت فرما، میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔ آمین۔

ملکی رپورٹیں و اعلانات

سیمینار جدید ذرائع ابلاغ فوائد و نقصانات

قادیان ۲۵ فروری ۲۰۱۳ بروز سوموار جامعہ احمدیہ میں زیرعنوان (جدید ذرائع ابلاغ فوائد و نقصانات) ایک سیمینار زیر صدارت محترم شیراز احمد صاحب ناظر تعلیم قادیان منعقد ہوا۔ اس سیمینار کا مقصد طلبہ جامعہ احمدیہ کو جدید ذرائع ابلاغ سے روشناس کراتے ہوئے اس کے تمام مفید و مضر پہلوؤں سے آگاہی کرنا تھا۔ سیمینار کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو عزیز نصیر احمد خان نے کی۔ حضرت مسیح موعودؑ کے ایک عربی قصیدہ کے چند اشعار عزیز شیخ فاتح الدین اور ان کے ساتھیوں نے پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد جامعہ احمدیہ قادیان کے دو طلبہ کی

طرف سے بنائی گئی ایک ڈاکومینٹری بعنوان ’’جدید ذرائع ابلاغ کے فوائد و نقصانات‘‘ حاضرین کو دکھائی گئی۔ اس سیمینار کا پہلا لیکچر محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے دیا آپ نے طلبہ کو اس امر کی طرف توجہ دلائی اس زمانہ میں ان ایجادات کا منظر عام پر آنا اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ یہ تمام تر ایجادات حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت کے لئے ممد و معاون کے طور پر ہیں۔ اور ہمارا فرض ہے کہ ہم ان جدید ایجادات سے کماحقہ صحیح طریق پر استفادہ کرتے ہوئے اسلام واحمدیت کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچائیں۔ اس سیمینار کا دوسرا لیکچر مکرم طاہر احمد حافظ آبادی ایم فل کا تھا دوسرا حصہ سوالات و اضافات پر مشتمل تھا۔ اس سیمینار میں جامعہ احمدیہ قادیان کے ایک قدیم طالب علم مکرم صدیق اشرف علی صاحب آف کیرالہ نے بھی بطور مہمان خصوصی شرکت کی اور اپنے نیک تاثرات کا اظہار کیا۔ سیمینار کا اختتام صدر اجلاس محترم ناظر صاحب تعلیم قادیان کے صدارتی خطاب سے ہوا۔ موصوف نے خلفائے احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں طلبہ کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ سیمینار کی کاروائی اختتام پزیر ہوئی۔ (شعبہ رپورٹنگ جامعہ احمدیہ قادیان)

قادیان: ۳ فروری محترم سردار پرتاپ سنگھ باجوہ صاحب ممبر آف پارلیمنٹ گورداسپور محلہ احمدیہ میں دارالضیافت (لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے راستہ پر لگی تختی کی نقاب کشائی کرتے ہوئے۔ ساتھ میں محترم محمد نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ قادیان، محترم حافظ مخدوم شریف صاحب ناظر نشر و اشاعت قادیان نیز بلدیہ قادیان کے معززین۔ (فوٹو چودھری مقبول احمد، جرنلسٹ قادیان)

شعبہ ٹول فری دعوت الی اللہ بھارت کا نیا نام اور نمبر

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شعبہ ٹول فری کا نیا نام ’’نورالاسلام‘‘ تجویز فرمایا ہے۔
ٹول فری کا نیا نمبر یہ ہے۔ 1800 3010 2131۔ (ناظر دعوت الی اللہ بھارت)

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹوٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

بے روزگار نوجوان متوجہ ہوں

داخلہ طلباء: جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفقت اور منظوری سے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیر انتظام دارالصناعت کے نام سے Technical Training Institute قادیان میں گزشتہ تین سال سے جاری ہے۔ اس کا بنیادی مقصد بے روزگار احمدی نوجوانوں کو مختلف ہنر سکھانا ہے تا وہ یہاں سے ہنر سیکھ کر اپنے پیروں پر کھڑے ہو سکیں۔ سردست اس ادارہ میں Plumbing, Welding, Electrical, Computer Software کورسز کروائے جارہے ہیں۔ ادارہ دارالصناعت N.S.I.C نیشنل سمال انڈسٹری کارپوریشن سے سند یافتہ ہے۔ لہٰذا یہاں کے فارغ التحصیل طلباء روزگار کے سلسلہ میں Ministry of Social Justic & Labour کے توسط سے بیرون ممالک کے ویزہ کیلئے بھی اپلائی کر سکتے ہیں۔ نئے سیشن کی کلاسز 15 اپریل 2013 سے شروع ہو جائیں گی۔ دارالصناعت میں داخلہ لینے کے خواہشمند طلباء جلد رابطہ کریں۔ (مجید خان۔ پرنسپل دارالصناعت)

اعلان برائے انسٹرکٹر

دارالصناعت میں عنقریب مزید نئے کورسز A.C & Refregeration اور Carpenter بھی شروع کئے جارہے ہیں۔ ایسے احمدی افراد جو کمپیوٹر کورس کے علاوہ مندرجہ بالا چھ کورسز میں سے جس کسی میں بھی I.T.I پاس ہوں اور تجربہ رکھتے ہوں اگر دارالصناعت میں بطور انسٹرکٹر خدمت کرنے کے خواہشمند ہوں وہ بھی اپنی درخواستیں مع سندات مصدقہ صدر؍امیر کے توسط سے صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے نام جلد از جلد روانہ کریں۔ (مجید خان۔ پرنسپل دارالصناعت)

مجاہدین تحریک جدید بھارت متوجہ ہوں

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے ۷۹ ویں سال کے آغاز کا اعلان فرمادیا ہے۔ اور تحریک جدید کے سال نو کا پانچواں ماہ گزر رہا ہے۔ اور مخلصین جماعت اس عظیم اور بابرکت تحریک میں حضرت خلیفۃ المسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہر سال اپنے وعدوں میں نمایاں اضافہ کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کے اموال و نفوس میں برکتیں عطا فرمائے۔ آمین۔

بانی تحریک جدید سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’یاد رکھو کہ یہ تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس لئے وہ اسے ضرور ترقی دے گا اور اس کی راہ میں جو روکیں ہوں گی ان کو بھی دور کر دے گا۔ اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے خدا تعالیٰ اسے برکت دے گا۔ پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا نام ادب واحترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ عزت کا خاص مقام پائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی۔ اور ان کی اولادوں کا اللہ تعالیٰ خود متکفل ہوگا۔ اور آسمانی نور ان کے سینوں سے ابل کر نکلتا رہے گا اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا۔‘‘

(الفضل ۳۰ نومبر ۱۹۳۹)

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے عہدیداران جماعت اور افراد جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے وعدہ جات کے مطابق اپنی شاندار جماعتی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں کیونکہ اکثر جماعتوں کے وعدوں کے بالمقابل تدریجی وصولی میں بہت کمی دکھائی دے رہی ہے جو کہ لمحہ فکریہ ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ مجاہدین تحریک جدید کو اس کی توفیق دے اور ان کے اموال و نفوس میں برکتیں عطا فرمائے۔ آمین۔

(قائمقام وکیل المال تحریک جدید قادیان)

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ (نظارت تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji
Ph.: 08479-240269, 09845924940, 09986253320
BHARAT BATTERIES
& AUTO ELECTRICALS
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Battery Re-build & all Vehicles
Automobiles, Electrical Job work undertaken
Opp. S.B.H., B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Dt. Yadgir, Karnataka

داخلہ جامعہ احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے 1906ء میں ''شاخ دینیات'' کا اجراء فرمایا تھا جو بعد میں جامعہ احمدیہ کہلایا۔اس مدرسہ کے اجراء کا مقصد علمائے دین و مبلغین تیار کرنا تھا۔گذشتہ ایک سو چھ سالوں سے اس جامعہ سے سینکڑوں علماء و مبلغین کرام فارغ التحصیل ہوکر اندرون و بیرون ہند فریضۂ تبلیغ ادا کر چکے ہیں اور الحمد للہ اب بھی کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔اس سلسلہ کو جاری رکھنے کے لئے ہر سال جامعہ احمدیہ میں طلبہ کو داخل کیا جاتا ہے۔لہذا داخلہ کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر چٹھی لکھ کر جامعہ سے داخلہ فارم اور داخلہ امتحان کا Pattern اور Model Paper منگوالیں اور اپنے علاقہ کے مبلغ یا معلم صاحب سے نصاب کے مطابق اچھی تیاری کر لیں۔کیونکہ میرٹ لسٹ کے مطابق صرف 25 طلبہ کو ہی داخلہ دیا جائے گا۔باقی طلباء جو پچیس کے زمرے میں نہیں آئیں گے یا نور ہسپتال قادیان کے میڈیکل ٹیسٹ میں ان فٹ (unfit) ہو جائیں گے انہیں اپنے اخراجات پر واپس جانا ہوگا۔شرائط داخلہ یہ ہیں:۔

1۔امیدوار کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔

2۔داخلہ فارم کی ہر طرح سے تکمیل کر کے 15 جولائی 2013ء تک پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کو بذریعہ رجسٹری ڈاک پہنچ جانا چاہئے۔دفتر جامعہ احمدیہ داخلہ فارم کا ہر طرح سے جائزہ لینے کے بعد اُمیدوار طالب علم کو قادیان آنے کی تحریری یا بذریعہ ٹیلیفون اطلاع دیگا۔اطلاع ملنے کی صورت میں 29 جولائی 2013ء تک قادیان پہنچ جائیں۔

3۔میٹرک پاس کے لئے عمر کی حد 17 سال اور +2 پاس طالب علم کے لئے 19 سال ہے۔عمر کی حد میں حفاظ کرام کو استثنائی طور پر رعایت دی جاسکتی ہے۔

4۔داخلہ کے لئے اُمیدوار طلبہ کا یکم اگست 2013ء بروز جمعرات صبح 9:00 بجے جامعہ احمدیہ قادیان میں تحریری امتحان ہوگا۔جس میں قرآن مجید، حدیث، اسلام و احمدیت، دینی معلومات، عربی، اُردو اور حساب، انگریزی اور جنرل نالج وغیرہ کے مختصر سوالات دیئے جائیں گے۔تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والے طلبہ کا انٹرویو ہوگا جسمیں قرآن کریم ناظرہ، اُردو کی کوئی کتاب اور انگریزی اخبار پڑھوا کر سُنا جائے گا، نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ اور طالب علم کا رجحان معلوم کرنے کے لئے سوالات کئے جائیں گے۔

5۔انٹرویو میں کامیاب ہونے والے طلبہ کا نور ہسپتال قادیان میں میڈیکل چیک اپ ہوگا۔جن اُمیدواروں کی میڈیکل رپورٹ تسلی بخش ہوگی اُنہیں جامعہ میں مشروط داخلہ دیا جائیگا۔اگر اسکے بعد کبھی بھی طالب علم نے جامعہ کی تعلیم میں عدم دلچسپی یا کمزوری یا قواعد جامعہ و بورڈنگ کی خلاف ورزی کا مظاہرہ کیا تو اُسے جامعہ سے فارغ کر دیا جائے گا۔

6۔امراء، صدر صاحبان، مبلغین و معلمین کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ اچھے اور قابل علماء و مبلغین بنانے کے لئے ذہین و قابل اور دینی خدمات کا جذبہ رکھنے والے اور نیکی کی طرف راغب طلبہ کا انتخاب کر کے انہیں داخلہ کے نصاب کی اچھی طرح تیاری کروا کر مقررہ تاریخ پر قادیان بھجوادیں۔جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

یہ امر بھی ملحوظ رہے کہ مورخہ یکم جون 2013 سے جامعۃ المبشرین بھی جامعہ احمدیہ میں مدغم ہو جائے گا۔انشاء اللہ بایں وجہ آئندہ داخلہ صرف جامعہ احمدیہ میں ہی ہوا کرے گا۔

رابطہ نمبرز: 09876376447، 08427723770, 09888061854,

01872-23770 01872-220583

نوٹ: داخلہ فارم میں اُمیدوار طالب علم اپنا ٹیلی فون یا موبائل نمبر ضرور تحریر کرے۔نیز اپنی جماعت کے صدر صاحب کا ٹیلی فون اور موبائل نمبر بھی ضرور لکھیں۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمبر

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت و منظوری سے عنقریب ہفت روزہ اخبار بدر قادیان سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمبر شائع کر رہا ہے۔اس سلسلہ میں جملہ قارئین بدر کو مندرجہ ذیل عنوان پر مضمون لکھنے کی دعوت دی جاتی ہے۔

۔عصر حاضر میں اُسوۂ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنانے کی اشد ضرورت کیوں ہے؟

شرائط:۔

- ۔مضمون تین صفحات پر مشتمل، جامع، خوشخط، مکمل حوالہ جات کے ساتھ صفحہ کے ایک طرف لکھیں۔ انشاء اللہ معیاری مضامین خصوصی نمبر کی زینت بنیں گے۔مضمون نگار کیلئے عمر کی قید نہیں ہے۔
- ۔مضمون نگار اپنی ایک پاسپورٹ سائز فوٹو مع نام و پتہ ارسال کریں۔

خصوصی انعام: اول آنے والے مضمون نگار کو ہفت روزہ بدر کی جانب سے نقد ایک ہزار روپے کا انعام دیا جائے گا۔اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ قارئین کو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس پہلو پر لکھنے کی توفیق عطا فرمائے

(ادارہ)

منقولات

درخشندہ طالبہ ستارہ ملالہ کی طرح روشن مثال

بارہ سال کی لڑکی ستارہ عروج اکبر ربوہ کی رہنے والی ہے۔ربوہ جو لاہور سے تقریباً ۱۸۰ کلومیٹر مغرب میں واقع ستر ہزار آبادی کا قصبہ ہے۔گزشتہ سال ستارہ نے ایک نہایت قابل ذکر تعلیمی ریکارڈ بنایا۔وہ کیمبرج یونیورسٹی کے o لیول کے امتحان میں تین مضامین میں پاس ہونے والی اپنی عمر کی دنیا میں پہلی لڑکی بن گئی۔ یہ مضامین انگلش اردو اور فزکس ہیں۔وہ نو سال کی تھی جب اُس نے کیمسٹری کا امتحان پاس کیا تھا اور صرف دس سال کی عمر میں بایالوجی کا امتحان پاس کر چکی تھی۔وہ اپنے ملک کی دو مشہور و معروف شخصیات کو اپنا رول ماڈل سمجھتی ہے۔اپنے سر اور شانوں پر ایک ہلکے رنگ کا سکارف اوڑھ کر وہ کہتی ہے ''میں دُختر مشرق ہوں۔ یہ وہی خطاب ہے جس سے بینظیر بھٹو کو یاد کیا جاتا ہے۔پاکستان کا واحد نوبل انعام یافتہ سائنس دان عبد السلام اُس کا نظریاتی ہیرو ہے۔وہی عبد السلام جس نے اپنے ملک کا واحد نوبل پرائز حاصل کیا تھا لیکن جس کے ساتھ اُس کے ملک نے اچھا سلوک نہیں کیا۔

عبد السلام اور ستارہ میں دو باتیں مشترک ہیں۔ایک تو علم حاصل کرنے کی بے پناہ تڑپ اور دوسرے عقیدہ۔دونوں کا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے۔ جماعت احمدیہ جس کی تعداد پاکستان میں لاکھوں میں ہے اور جنہیں اپنے مذہب پر عمل کرنے کا بنیادی حق بھی حاصل نہیں ہے۔اُن کے خلاف ۱۹۵۴ء میں مذہبی فسادات ہوئے اور ۱۹۷۴ میں ایک آئینی ترمیم کے ذریعہ ذوالفقار علی بھٹو نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا۔اور پھر ہمارے ڈکٹیٹر جنرل نے وہ ہولناک آرڈی ننس نمبر ۲۰ قرآن پڑھنے اور اسلام کی دیگر تعلیمات پر عمل کرنے سے روک دیا گیا۔ اور اس پر آرڈی ننس کے ذریعہ احمدیوں کی روزمرہ زندگی مشکل بنادی گئی۔

میں تقریباً پندرہ سال کی تھی۔ جب پہلی دفعہ میرا پاسپورٹ بنا تمام درخواست فارم وغیرہ میرے ابا نے بڑی احتیاط سے بھرے تھے اور میں نے صرف دستخط کئے تھے۔پانچ سال بعد جب اس کی میعاد ختم ہوگئی تو میں نے تجدید کے لئے یہاں واشنگٹن میں درخواست دی۔اُس وقت پہلی دفعہ مجھے ریاست کے اُس ظلم کا علم ہوا۔ دستخط کے قریب وہ مضحکہ خیز عبارت لکھی تھی جس کا مجھے اقرار کرنا تھا کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے ماننے والوں کو (خواہ وہ قادیانی ہوں یا لاہوری) جھوٹا سمجھتی ہوں۔

مجھے یہ عبارت پڑھ کر دکھ ہوا اور میں نے اپنی شکایت درج کروانے کیلئے پاکستانی سفارتخانہ کو فون کیا۔اور بتایا کہ میں اس عبارت پر دستخط نہیں کر سکتی۔کونسلر صاحب نے میری بات بڑے تحمل سے سنی اور فرمایا'' آپ اپنے بنیادی حقوق کیلئے کوئی اور ذریعہ اختیار کریں اگرچہ میں بھی اس عبارت سے اتفاق نہیں کرتا۔لیکن میرا مشورہ ہے کہ اگر آپ کو پاسپورٹ حاصل کرنا ہے تو اس عبارت کے نیچے دستخط کر دیں۔ورنہ پاسپورٹ کے بغیر آپ سفر نہیں کر سکیں گی''۔اور میں نے نہ چاہتے ہوئے بھی اپنی طرح کے ہزاروں پاکستانیوں کی طرح دستخط کر دیئے۔

یہ کتنی ستم ظریفی ہے کہ جب ایک ٹی وی شو میں ستارہ اکبر سے پوچھا گیا کہ وطن کے ساتھ محبت۔یہ جذبہ اور ذہانت اُسے کیسے حاصل ہوئی وہ کہتی ہے۔آپ اسے جذبہ کہہ لیں میں اپنے ملک کیلئے کچھ کرنا چاہتی ہوں۔کوئی ایسا بڑا کام جس سے میرا وطن کامیابی اور ترقی کی راہ پر گامزن ہو جائے۔

طلباء کیلئے ستارہ کا مشورہ ہے کہ ''رٹا'' لگا کر پڑھنے سے آپ کبھی علم حاصل نہیں کر سکتے۔یہ مشورہ بارہ سال کی وہ بچی دے رہی ہے جس نے نیوٹن کا قانون صرف ۴۵ منٹ میں نہ صرف سمجھ لیا تھا بلکہ اس سے بھی کم وقت میں دوسروں کو سمجھا لیتی ہے وہ کہتی ہے اگر آپ بچپن سے ہی سمجھ کر نہیں پڑھیں گے تو بڑے ہو کر آپ کبھی علم حاصل نہیں کر سکیں گے۔شاید اسی لئے وہ کچھ دقت محسوس کرتے ہیں ہوسکتا ہے بعض سوالات کا جواب وہ نہ دے پاتے ہوں۔ ملالہ کی طرح ستارہ بھی ایک درخشندہ مثال ہے کہ مشکلات اور رکاوٹوں کے باوجود آپ بے مثال کامیابیاں حاصل کر سکتے ہیں اُسے ''سارک'' کا تعلیمی سفیر بنایا جانا چاہیئے تاکہ وہ ان پسماندہ ممالک کی لڑکیوں کیلئے مشعلِ راہ اور نمونہ بن سکے۔ (ٹائمز آف انڈیا کولکاتہ ۱۹ نومبر ۲۰۱۲) ترجمہ: شریف احمد بانی کراچی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
نسخہ سرمہ نور و کاجل اور حبّ اٹھرہ و زدجام عشق کیلئے رابطہ کریں

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدر الدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
عبد القدوس نیاز (موبائل) 098154-09445

وصایا:: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر:6797 میں برکات احمد سلیم ولد محمد عبد الحلیم قوم احمدی مسلمان پیشہ ریٹائرڈ عمر 59 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ بنگلور ضلع کرناٹک صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.12.12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ بنگلور میں ایک گھر 22 لاکھ چالیس ہزار روپے پر خریدنے کا معاہدہ ہوا۔ پندرہ لاکھ روپیہ ایڈوانس ادا کیا گیا۔ گھر بیچنے والے کے کسی رشتہ دار نے کورٹ میں مقدمہ دائر کیا جس کی وجہ سے یہ جائیداد خاکسار کے نام رجسٹر نہیں ہوسکی۔ پندرہ لاکھ روپیہ ادا کرنے کے بعد جو رقم بچی ہوئی تھی اس رقم سے ایک پرانا گھر قادیان میں چھ لاکھ روپیہ میں خریدا گیا (خسرہ نمبر 2/2/3/8/35/51)۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد کلیم خان العبد: برکات احمد سلیم گواہ: طارق احمد

مسل نمبر:6798 میں سعدیہ بنت وسیم احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن منچشور ڈاکخانہ بھونیشور ضلع خوردہ صوبہ اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ 3.11.12 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار -/30,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فرزان احمد خان الامۃ: سعدیہ عفت گواہ: وسیم احمد

مسل نمبر:6799 میں مبشرہ زوجہ افضل خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ بنگلور ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ 28.11.12 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر پانچ ہزار روپے۔ زیور طلائی 22 کیرٹ 10 گرام میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد کلیم خان الامۃ: مبشرہ گواہ: نور احمد احمدی

مسل نمبر:6800 میں روبینہ احمد زوجہ اللہ رشید قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن پٹنہ ڈاکخانہ پاٹلی پتر ضلع پٹنہ صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ 4.4.12 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ تمام موجودہ اشیا کی کل قیمت 3.50000 جس میں حق مہر چالیس ہزار بذمہ خاوند۔ زیورات میں کڑے دو عدد، چین ایک عدد، نیکلس ایک عدد، رنگ چھ عدد، بریسلٹ ۲ عدد، کان کے جھمکے ایک عدد کان کے جھمکے تین عدد، ٹوپس ایک، نوز پن، ایک، چین دو عدد، گلڈ سیٹ دو عدد، وغیرہ شامل ہیں۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 60,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اسد رشید الامۃ: روبینہ احمد گواہ: شوکت انصاری

مسل نمبر 6801: میں ای شبین ولد ای اسلم قوم احمدی مسلمان پیشہ سیلز مینیجر عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن دُبئی ڈاکخانہ دُبئی صوبہ دُبئی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ 24.2.12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ترویند پورم کیرلہ میں تین بیڈ روم اپارٹمنٹ قیمت 25 لاکھ روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 8000 اے ای ڈی ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فیروز اے پی العبد: شبین ای گواہ: نازل احمد

مسل نمبر:6802 میں رضوانہ شاہین بنت مستری ہدایت اللہ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع قادیان صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ 6.12.12 فروری وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی زیور نقرئی۔ پازیب 8 تولہ۔ دست بند 5 تولہ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/100 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مبارک احمد امینی الامۃ: رضوانہ شاجین گواہ: طارق محمود

مسل نمبر:6803 میں فرقان احمد امروہی ولد خورشید احمد امروہی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن بساون گنج ڈاکخانہ امروہہ ضلع امروہہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13-1-6 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے' میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/5446 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طارق احمد سلمان العبد: فرقان احمد امروہی گواہ: مجیب احمد امروہی

مسل نمبر 6804 میں سیدہ معراج نسیم بنت سید مبارک احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12-12-6 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ گلے کا ایک سیٹ وزن 115 گرام۔ ایک پائل وزن 62 گرام قیمت 7130۔ ایک عدد جھمکا وزن 8.340 قیمت -/23769 میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 5485 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مبارک احمد امینی الامۃ: سیدہ معراج تبسم گواہ: طارق محمود

مسل نمبر:6805 میں صبورہ خاتون زوجہ نور الہدیٰ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 20 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن کوکھوڈا ڈاکخانہ ڈیھا ضلع بیر بھوم صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.12.11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 18000 زیور طلائی 2 تولہ 22 کیرٹ۔ زیور نقرئی 2 تولہ۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نور الہدیٰ شیخ الامۃ: صبورہ خاتون گواہ: مقصود احمد

مسل نمبر:6806 میں جمینہ بیگم زوجہ انعام الحق قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن چنامور ڈاکخانہ نشی گنج ضلع کوکھ صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ 9.8.11 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 21101 زیور طلائی ڈیڑھ تولہ نقرئی پانچ تولہ۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اظہر الدین الامۃ: جمینہ بیگم گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 6807: میں انتظار علی ولد اکبر علی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن پرتاپ نگر ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12-12-18 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار 4675 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت

تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شریف احمد العبد: انتظار علی گواہ: بشیر الدین

مسل نمبر 6808: میں شہزادی ادریس احمد زوجہ محمد ادریس احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 43 سال پیدائشی احمدی ساکن جلال کوچہ ڈاکخانہ حسینی عالم ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 12-6-29 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ جائداد منقولہ۔ طلائی اشرفیوں کا ہار ۲ تولے، ایک عدد ۲۲ کیرٹ۔ طلائی انگوٹھی ایک عدد ۲ گرام، طلائی نکلیس ایک عدد ڈیڑھ تولہ، نقرئی چین پیر کے ایک جوڑا ساڑھے پانچ تولے۔ جائیداد غیر منقولہ ایک مکان جو محلہ جلال کوچہ حیدرآباد میں واقع ہے یہ 70.23 مربع گز پر مشتمل ہے۔ آبائی وطن چنتہ کنٹہ میں جائیداد مکان میں جو حصہ ملے گا اس پر وصیت حاوی ہوگی۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہوار 6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رشید احمد الامۃ: شہزادی ادریس احمد گواہ: منیرہ بیگم

مسل نمبر: 6809 میں جمیل احمد غوری ولد محمد امام غوری قوم احمدی مسلمان پیشہ مکینک عمر 44 سال پیدائشی احمدی ساکن سنتوش نگر ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ مورخہ...... وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک پختو مکان 100 مربع گز پر مشتمل قیمت 2500000 روپے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار 3000 ریال سعودی ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رشید احمد الامۃ: جمیل احمد غوری گواہ: حمید احمد غوری

مسل نمبر: 6810 میں محمد کاشف خالد ولد عطاء الرحمن خالد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 12.1.13 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عطاء الرحمن خالد العبد: محمد کاشف خالد گواہ: سید عبد الہادی

مسل نمبر: 6811 میں عبید احمد طارق ولد حفیظ احمد طارق قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 11.1.13 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: بشیر الدین العبد: عبید احمد طارق گواہ: طاہر احمد ننگلی

مسل نمبر: 6812 میں وجیہہ بیگم زوجہ عبد الرحیم قریشی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 37 ال پیدائشی احمدی ساکن لون ڈاکخانہ جیند ضلع نروانہ صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 12-12-5 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند اکیس ہزار روپے۔ زیور ایک عدد چین سونے کی پانچ گرام قیمت 16000 روپے۔ زیور ایک عدد کان کا جھمکا سونے کا پانچ گرام قیمت 16000 روپے۔ ایک عدد پائیل چاندی کی 95.380 گرام قیمت 2400 روپے۔ لونگ دو عدد قیمت 1000 روپے۔ ملازمت پرائیویٹ اسکول میں تنخواہ ماہوار 800 روپے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار 800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سید مزمل احمد الامۃ: وجیہہ بیگم گواہ: شیخ اسلام الدین

مسل نمبر: 6813 میں عبد الرحیم قریشی ولد عبد الکریم قریشی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت 22 سال پیدائشی احمدی ساکن لون ڈاکخانہ نروانہ ضلع جیند صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 12-2-5 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین ایک پلاٹ مع مکان دو کمرے قیمت چھ لاکھ واقع کاہلواں قادیان۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار 5400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید مزمل احمد العبد: عبد الرحیم قریشی گواہ: شیخ اسلام الدین

مسل نمبر: 6814 میں قنسیہ زینت زوجہ جمیل احمد غوری قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن سنتوش نگر ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ حیدرآباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 12-11-9 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ 5000 روپے ایک عدد لچھا وزن تین گرام قیمت 9000۔ ایک عدد چین طلائی وزن ڈیڑھ تولہ ۲ کیرٹ قیمت 4500 طلائی انگوٹھیاں تین عدد ایک تولہ ۲۲ کیرٹ قیمت 3000۔ طلائی پھول دو جوڑی ٦ گرام ۲۲ کیرٹ قیمت 1800 روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار ایک ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رشید احمد الامۃ: قنسیہ زینت گواہ: جمیل احمد غوری

مسل نمبر: 6815 میں مصور احمد ولد مظہر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن بھیاں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 13-1-23 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار 4675 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: منور احمد ناصر العبد: مصور احمد گواہ: ایاز عالم

مسل نمبر: 6816 میں شبنم بیگم زوجہ شمیم احمد مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 13-2-1 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ رنگ ۲۲ کیرٹ 2.400 گرام قیمت 6720 روپے۔ بالیاں 3.170 گرام قیمت 8876 حق مہر 5000۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشیر الدین الامۃ: شبنم بیگم گواہ: محمد ضیاء الدین

مسل نمبر: 6717 میں نبیلہ شمیم بنت شمیم احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 13-2-1 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ بالیاں 2.130 گرام قیمت 5964۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشیر الدین الامۃ: نبیلہ شمیم گواہ: محمد ضیاء الدین

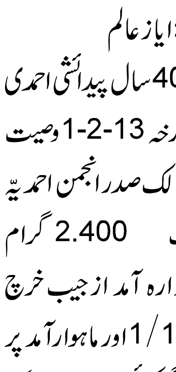
ADEEBA APPAREL'S
Contact for all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI
House No. 1164, Gali Samosaan
Farash Khana Delhi- 110006
Tanveer Akhta 08010090714,
Rahmat Eilahi 09990492230

جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ

الحمدللہ جماعت احمدیہ بھارت کی مختلف جماعتوں میں یوم مصلح موعودؓ کی مناسبت سے ۲۰ فروری ۲۰۱۳ء کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ شایان شان کیا گیا۔ جگہ کی کمی کی وجہ سے سبھی جماعتوں کی تفصیلی رپورٹ شائع نہیں کی جاسکتی۔ اس لئے چند جماعتوں کی رپورٹیں اور بقیہ جماعتوں کے نام ہی شائع کئے جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام احمدیوں کو سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی ہدایات اور نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) (ایڈیٹر)

THURSDAY 21 FEBRUARY 2013 THE DAILY Hind Samachar, Jalandhar

مصلح موعود کی روحانی بادشاہت کی غلامی کو قبول کرنے میں ہی جماعت احمدیہ کی بقا ہے

قادیان میں منعقد جلسہ یوم مصلح موعود میں مولانا منیر احمد خادم کا خطاب

برہ پورہ: ۲۴ فروری ۲۰۱۳ء بعد نماز ظہر و عصر احمدیہ مسجد برہ پورہ میں زیر صدارت مکرم سید عبدالنعیم صاحب جلسہ یوم مصلح موعودؓ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے ساتھ شروع ہوا۔ خاکسار نے متن پیشگوئی پڑھ کر سنایا۔ اس موقعہ پر دو تقاریر ہوئیں۔ آخر پر خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا پس منظر بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمات کا ذکر کیا۔ (سید آفاق احمد۔ معلم برہ پورہ)

محبوب نگر: ۴ فروری ۲۰۱۳ء بروز اتوار صبح ساڑھے گیارہ بجے مکرم محمد قاسم شریف صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد کیا گیا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ نظم کے بعد مکرم محمد حبیب اللہ شریف صاحب نے متن پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ پیش کیا۔ پہلی تقریر مکرم محمد منظور احمد صاحب نے کی دوسری تقریر بعنوان ''حضرت مصلح موعودؓ اور غلبہ اسلام'' خاکسار کی ہوئی۔ آخر میں صدر اجلاس نے پیشگوئی حضرت مصلح موعود کا پس منظر پیش کرتے ہوئے احباب جماعت کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔ (شبیر احمد یعقوب۔ سرکل انچارج محبوب نگر)

کولکاتہ: ۳ مارچ ۲۰۱۳ بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں زیر صدارت جناب ظفر احمد صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ کولکاتہ جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم جناب معشوق عالم صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد نے متن پیشگوئی در بارہ حضرت المصلح موعود پڑھ کر سنایا۔ پہلی تقریر مکرم داؤد احمد خان صاحب سیکرٹری وقف جدید نے کی بعد ازاں دوسری تقریر مکرم مولوی ظہور الحق صاحب مبلغ سلسلہ کولکاتہ کی ہوئی۔ آخری تقریر مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ نے کی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد جلسے کی کاروائی اختتام کو پہنچی۔ (شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ کولکاتا)

آسنور: ۲۰ فروری ۲۰۱۳ کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم منظور احمد چھچی صاحب نے متن پیشگوئی پڑھ کر سنایا۔ اس موقع پر حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے حوالے سے دو تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (بشیر احمد محمود معلم)

سرکل دھولپور، پچگاؤں، چیتورہ، کریم پور، دیپورہ، آذان، دانتلوٹھی، سوگر، مڑھا، کونکوٹا، سونکھ، مڈرپور، تیمو، چندسورہ، ابھورں، پیرون، کریم پور، چتورن، پیرون۔

سرکل لدھیانہ: بُرمُگل، بچی کلاں، سرسی والا، داتے واسی، منڈیر۔ سرکل ہریانہ: حسن گڑھ، گھرائے، بٹھمڑا، کھیدڑ، مسعود پور، ہانسی، حصار، لاڈوا، ریل ماجرا۔ سرکل پٹیالہ پنجاب: جھنڈیاں، ہوشیار پور۔ سرکل بہار: بھاگلپور۔ سرکل موگا زون: تھراج، صافووالا، محروں، چڑک، بھلر، کوٹ کپور، گمیارا، سنگھپورہ، رامامنڈی، زیرہ، شوشک، ملاّں والا، سپاّں والی (سرکل موگا) میاں والی، گل کلاں، مالیر کوٹلہ، امرتسر۔

اسی طرح جماعت احمدیہ ہبلی، تیاپور، کرناٹک، جمشید پور، ہماچل کی جماعتوں سکھال، باتھو، بینی وال، بڈھیڑا راجپوتاں، کھیڑا، فیض آباد کالونی سری نگر، کبیرہ، بھگوان گولہ، گنگارام پور بنگال۔ نونہ مئی کشمیر، خون ڈانگا، پنڑوہ، بری پور، کیلٹی، کھیوڑہ، خانہ بنگشن بریٹہ زون موگا پنجاب، نرار بھٹا، آسام، ماندوجن، کشمیر، ورتال، سہری رانچی، کیتھا، مانووال (پنجاب)، ملاں والا، کھیمار، بھلر، سنگھپور، جماپور رعیہ، بھام، میراں کوٹ، گھڑکا، گدلی، کالیکی، مودی نگری، دڑے والی، ارلی پن، امرتسر، راما بالاسیور، ریڑوں، جالندھر، اچھروال، میگوال۔ سرکل ہریانہ: دنود، بسئی کلینگر، بھوانی شہر، پانڈوان، باپوڑا، دوبل دھن، سیوائے، دیوارالہ، دھنوندہ، پانی پت، نوشہر، متلوڈہ، دسوئی، رائے پور، کانپور، صالح نگر، (یوپی) شطی، رواں لال پور، ینکی کڑا، آگرہ، کوٹ پلہ اڑیسہ، وغیرہ میں بھی جلسہ ہائے یوم مصلح موعود منعقد ہوئے۔ ❁❁

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۱۶

دفاتر ہیں، 1 لائبریری ہے، 1 بک شاپ ہے، کچن بڑا اچھا ہے، سٹور ہے، ٹیکنیکل روم ہے۔ پھر اسی طرح اس عمارت کو ساری کو ایئر کنڈیشنڈ کیا گیا ہے۔ مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ وضو وغیرہ کی سہولتیں بھی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ کرے کہ یہ مسجد علاقے اور صوبے کے لوگوں کو اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرنے والی ثابت ہو۔ اور ہم میں سے ہر احمدی جو یہاں رہنے والا اس علاقے میں، یہ کوشش کرکے اس کا حق ادا کرنے والا بنے۔ اس مسجد میں، تعمیر میں جیسا کہ میں نے بتایا اکثر مدد تو مرکز کی طرف سے آئی تھی، جو ٹیکنیکل مدد ہے، وہ بھی مرکز کی طرف سے ہی ہوئی اور چوہدری اعجاز صاحب ہیں بزرگ انجینئر ہیں ہمارے پرانے، انہوں نے بڑی محنت سے اس میں بہت سارے کام کروائے ہیں، بڑی تفصیل سے ہر چیز کا جائزہ لیا۔ جہاں جہاں زائد خرچ ہوتے تھے، وہاں کمیاں کیں، لیکن اُس کمی کی وجہ سے معیار پر کمپرومائز نہیں کیا، کسی قسم کی کمی نہیں آنے دی، بیمار بھی ہیں وہ، ہفتہ میں ایک دو دفعہ شاید ڈائلسز بھی ہوتا ہے، گردے کی بیماری ہے لیکن بڑی ہمت سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو بھی جزا دے۔ اور اُن کو صحت و تندرستی عطا فرمائے تاکہ آئندہ بھی وہ جماعت کے کام کرتے رہیں۔ ❁❁❁

منظوری سالانہ ذیلی اجتماعات بھارت 2013

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بھارت کی ذیلی تنظیمات کے سالانہ اجتماعات 2013 کیلئے مندرجہ ذیل تاریخوں کی منظوری فرمائی ہے۔

- ❁۔ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت مورخہ 28-29-30 ستمبر (بروز، ہفتہ۔ اتوار۔ سوموار)
- ❁۔ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ مورخہ 1-2-3/اکتوبر (بروز منگل، بدھ، جمعرات)
- ❁۔ اجتماع لجنہ اماء اللہ بھارت و ناصرات الاحمدیہ مورخہ 1-2-3/اکتوبر (بروز منگل، بدھ، جمعرات)

تمام ذیلی تنظیموں کے ممبران و ممبرات قادیان دارالامان کے روحانی ماحول میں منعقد ہونے والے ان اجتماعات میں شمولیت کیلئے ابھی سے تیاری شروع کردیں۔ یہ اجتماعات تربیت کا اہم ذریعہ ہیں۔ (ادارہ)

بقیہ: اداریہ از صفحہ ۲

حقیقت یہی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دیگر انبیا کی طرح وفات پا چکے ہیں قرآن مجید اور تاریخی حقائق اس بات پر شاہد ہیں کہ واقعہ صلیب کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام فلسطین سے ہجرت کر کے کشمیر آئے اور سری نگر محلہ خانیار میں آپ کی قبر موجود ہے جب وہ آسمان پر گئے ہی نہیں تو آسمان سے نازل کیسے ہونگے؟ یہ سب ایک غلط انداز فکر کا نتیجہ ہے جب کہ آنے والا مسیح اور مہدی اسی امت کا ایک فرد ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور غلامی اور آپ سے بے پایاں عشق اور محبت کی وجہ سے مسیح محمدی اور مہدی معہود کے گراں قدر مرتبہ پر غلبہ اسلام کی مہم کا فتح نصیب جرنیل بنا کر مبعوث کیا گیا ہے اور وہ ہیں **حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام۔**

اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو اپنے موعود مسیح و مہدی کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9464066686
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 62 Thursday 11 April 2013 Issue No. 15

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 500/-
By Air : 45 Pounds or 70 U.S. $
: 50 Euro
: 70 Canadian Dollar

مسجد بیت الرحمن سپین کا افتتاح

یہ مسجد ہمیں عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اُس کی تعمیر کے مقصد کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلا رہی ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29 مارچ 2013 بمقام بیت الرحمان ویلنشیا سپین

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:

وَاِذۡ یَرۡفَعُ اِبۡرٰہٖمُ الۡقَوَاعِدَ مِنَ الۡبَیۡتِ وَاِسۡمٰعِیۡلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ۝ رَبَّنَا وَاجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَیۡنِ لَکَ وَمِنۡ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّۃً مُّسۡلِمَۃً لَّکَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبۡ عَلَیۡنَا ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ ۝

(البقرہ: ۱۲۸۔۱۲۹)

ترجمہ: اور جب ابراہیم اُس خاص گھر کی بنیادوں کو استوار کر رہا تھا اور اسماعیل بھی، یہ دعا کرتے ہوئے کہ اے ہمارے رب! ہماری طرف سے قبول کر لے۔ یقیناً تو ہی بہت سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اور اے ہمارے رب! ہمیں اپنے دو فرمانبردار بندے بنا دے اور ہماری ذریت میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار امت پیدا کر دے۔ اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جا۔ یقیناً تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ الحمد للہ! آج ہمیں سپین میں دوسری احمدیہ مسجد بنانے کی توفیق مل رہی ہے۔ تقریباً سات سال پہلے میں نے مسجد بشارت پیڈرو آباد میں مزید مساجد بنانے کی اہمیت پر زور دیا تھا اور اُس وقت یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ویلنشیا میں مسجد کی تعمیر کی جائے۔ احمدیوں کی تعداد سے زیادہ یہاں مسجد بنانا میرے پیشِ نظر اس جگہ کی تاریخی اہمیت کے مدّنظر تھا۔ احمدی تو شاید اس علاقہ میں ۳۰، ۴۰ کے قریب ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ مسلمانوں کی تعداد اس وقت یہاں ایک ملین کے قریب ہے اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ 2030ء تک ان میں اسّی پچاسی فیصد اضافہ ہو کر دو ملین کے قریب ہو جائیں گے، ان میں زیادہ تر تعداد باہر سے آنے والوں کی ہے جو نارتھ افریقہ سے آئے ہیں، مراکو، الجزیرہ وغیرہ سے۔ اس میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ لوگ بھی شامل ہیں جو پرانے مسلمان قبائل کے تھے اور جنہوں نے اپنے اسلام کو کافی لمبے عرصے تک بچا کے رکھا۔ گو زبردستی مسلمانوں سے عیسائی بنائے گئے تھے، آج سے تقریباً سات سو سال پہلے، اُن میں سے بھی ہزاروں کی تعداد میں دوبارہ مسلمان ہوئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ سپین میں گو اسلام دوبارہ نظر آتا ہے اور اللہ کے فضل سے مسلمان کافی تعداد میں نظر آتے ہیں، لیکن جیسا کہ میں نے کہا، اس کی ابتداء جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے ہوئی ہے، لیکن حقیقی اسلام اُس وقت نظر آئے گا جب مسیح محمدی کے غلام اپنی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس کی طرف توجہ کریں گے اور اسلام کے خوبصورت پیغام کو یہاں کے ہر فرد تک پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ شاید میری بات سن کر بعض لوگ آپ میں سے کہیں گے، بعض مایوس سوچیں رکھنے والے ہیں کہ یہاں احمدی بہت تھوڑی تعداد میں ہیں، کس طرح ہم ہر ایک کو اور ہر جگہ یہ پیغام پہنچا سکتے ہیں۔ لیکن اگر ایک عزم اور ہمت سے کوشش ہو، تو جس تعداد میں ہیں، وہی ایک اچھے حصہ تک پیغامِ احمدیت اور حقیقی اسلام پہنچا سکتے ہیں۔

سیدنا حضور انور نے احباب جماعت سپین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ سپین میں رہنے والے احمدی اور عہدے داران، ہر سطح کے عہدے داران، ہر تنظیم کے عہدے داران اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور خود اپنے ٹارگٹ مقرر کر کے پھر اس کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ جو خوبصورت اور حقیقی اسلام ہم پیش کرتے ہیں، وہ آج دنیا کی توجہ کا باعث ہے۔ ہم نے یہ پرانے قبیلے جن کو زبردستی اسلام سے عیسائی بنایا گیا تھا، اُنہیں بتانا ہے کہ اپنے باپ دادا پر ظلم کا بدلہ لینے کا وقت اب ہے۔ لیکن یہ بدلہ زبردستی اور ظلم سے نہیں لینا اسلام کی تعلیم تو لا اکراہ فی الدین کی تعلیم ہے۔ اس میں کوئی جبر نہیں ہے، کوئی زبردستی نہیں ہے۔

ہم نے ان کو بتانا ہے کہ پہلے خود اسلام کی خوبصورت تعلیم اختیار کرو اور پھر بدلے اس طرح لو کہ اس خوبصورت تعلیم سے یہاں کے ہر شخص کا دل جیتو۔ اور جن دلوں سے زبردستی یا لالچ یا خوف سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی محبت نکال دی گئی تھی اور زبردستی خدا تعالیٰ کا شریک بننے کی تعلیم دی گئی تھی، اُن کے دلوں میں خدائے واحد اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کرو۔ اُس خدا کی محبت جس کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے اور اُس رسول کی محبت جو رحمت للعالمین تھا۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس علاقے میں اپنی مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جگہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی باموقع ملی ہے۔ یہ مسجد بھی موٹروے سے نظر آتی ہے۔ بالکل موٹروے کے اوپر ہے لیکن شہر کی نئی آبادی میں بھی ہے، اچھے شرفاء کا علاقہ ہے یہ، ہمسائے بھی اچھے اور شریف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمسائیگی بھی اچھی عطا فرمائی ہے یہ بھی اُس کا بڑا احسان ہے۔ پس اس موقع سے ہمیں فائدہ اُٹھانا چاہئے، مسجد بنا کر صرف اس بات پر خوش نہ ہو جائیں کہ سپین کے ایک اور شہر میں ہماری خوبصورت مسجد بن گئی، پس اپنی حالتوں پر بھی نظر رکھنی ہوگی، اپنی عبادتوں پر بھی نظر رکھنی ہوگی۔ اپنی ذمہ داریوں پر بھی نظر رکھنی ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں اس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کے تعمیر کعبہ کے وقت کی گئی دعاؤں اور عاجزی کا ذکر کیا ہے۔ اس آیت میں یہ سبق ہے کہ قربانی کر کے پھر عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کر اُس قربانی کو قبول کرنے کی درخواست اور دعا کا۔ اور یہی اصول ہے جو ہمیں بھی ہر وقت اپنے پیشِ نظر رکھنا چاہئے۔ یہ ابراہیمی اور اسماعیلی سوچ اور دعا ہے جو آج ہمیں اس طرف توجہ دلا رہی ہے۔ ہم جو اس زمانے کے ابراہیم کی طرف منسوب ہونے والے ہیں، جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت اور عشق و محبت کی وجہ سے وہ اعزاز بخشا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ اس زمانے کا ابراہیم بنا دیا جس نے دین کو اُس کی اصل دیواروں پر دوبارہ استوار کر کے دکھایا۔ پس آج اس ابراہیم کے ذریعہ خانہ کعبہ کی تعمیر کے مقاصد بھی پورے ہو رہے ہیں اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کی روشنی بھی دنیا پر ظاہر ہو رہی ہے۔ اور انہی مقاصد کو پورا کرنے کے لئے دنیا میں ہماری ہر تعمیر ہونے والی مسجد گواہ ہے اور ہونی چاہئے اور یہی آج یہ مسجد جس کا نام بیت الرحمن رکھا گیا ہے، اس مقصد کے حصول کا ذریعہ بننے کا اظہار کر رہی ہے۔

پس یہ مسجد جہاں ہمیں عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اُس کی تعمیر کے مقصد کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلا رہی ہے، وہاں ہمیں اس طرف بھی توجہ دلا رہی ہے کہ ہم اپنے عہد کو پورا کریں۔ اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں۔ اگر ہم اپنے عہدوں اور اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں گے تو پھر ہی ہم اپنے مقاصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ اے مسیح محمدی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق! ہم نے جو آپ سے عہدِ بیعت باندھا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اور توحید کو دنیا میں پھیلائیں گے تو اس مسجد کی تعمیر کی وجہ سے جو دنیا کی اسلام کی طرف توجہ پیدا ہوگی، تبلیغ کے جو راستے کھلیں گے، اُن کا حق ادا کرتے ہوئے اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لاتے ہوئے توحید کا قیام اور ملک کے باشندوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا ہمارا اولین فرض ہوگا، انشاء اللہ

سیدنا حضور انور نے مسجد کی برکات اور فوائد بیان کرتے ہوئے مسجد بیت الرحمن کے کوائف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مسجد کا مسقف حصہ 1350 مربع فٹ ہے اور اس میں خرچ تقریباً ایک اعشاریہ دو ملین یورو کے قریب ہوا ہے اور جو سپین کی جماعت نے تھوڑا سا ہی دیا ہے، شاید وہ بھی نہیں دیا، اور ہالوں کی یہاں گنجائش جو ہے، ۲۵۰ ان کے دیئے ہوئے اعداد و شمار کے مطابق ہے، لیکن بہر حال بڑے بھی ہیں کافی۔ دیگر سہولیات بھی یہاں ہیں، 7

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان